عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۷ | ۴ تا ۱۹ ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ مطابق ۱۶ تا ۳۱/اگست ۲۰۱۸ء | شمارہ ۳۱-۳۲

عشرۂ ذی الحجہ اور اس میں کی جانے والی عبادات

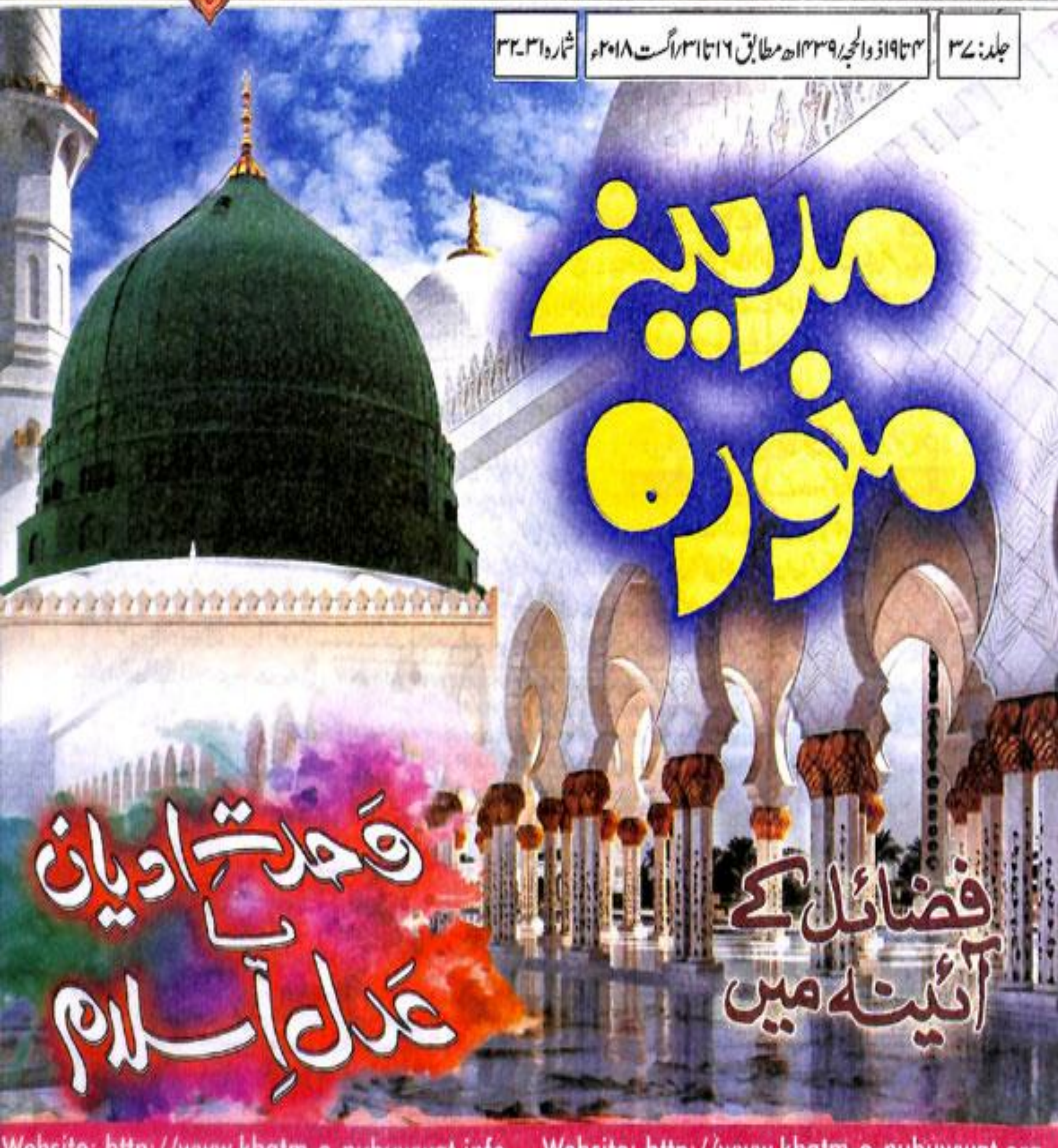

مدینہ منورہ

فضائل کے آئینہ میں

وحدتِ ادیان یا عدلِ اسلام

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

معذور کس طرح نماز ادا کرے؟

س:...... حالیہ چند سالوں سے مساجد میں کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا رجحان بڑھ رہا ہے کہ جس کسی کو ذرا سی تکلیف ہوئی، بوڑھا ہو یا جوان صف کے بیچ میں یا اس کے کنارے میں بیٹھ کر نماز پڑھتے دکھائی دے رہا ہے، گو کہ مجبوری کا بھی درجہ ہو سکتا ہے، لہٰذا اس سلسلے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں جوابات درکار ہیں:

۱:... کیا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

ج:... معذور اور مریض کے لئے جائز ہے، ایسا مریض جو بالکل کھڑا نہ ہو سکتا ہو یا کھڑا ہونے سے مرض کی زیادتی کا یا دیر میں اچھا ہونے کا یا چکر آنے کا خوف ہو یا کھڑا ہونے سے بدن میں کسی جگہ شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا ہو، ان سب صورتوں میں قیام ترک کردے اور بیٹھ کر رکوع وسجود سے نماز پڑھے یا پھر وہ مریض جو قیام یا رکوع تو کر سکتا ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا، اس کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ یعنی رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے۔

۲:... وہ لوگ جو صرف سجدہ کرنے سے قاصر ہیں، وہ کرسی رکھ کر صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور سجدہ وقعدہ کرنے کے لئے کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

ج:... درست نہیں، درست یہ ہے کہ وہ لوگ بیٹھ کر نماز ادا کریں، خواہ زمین پر بیٹھیں یا کرسی پر یا جیسے انہیں سہولت ہو۔

۳:... بعض اشخاص کرسی صف میں رکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، قیام اور رکوع امام کے ساتھ کھڑے ہو کر کرتے ہیں اور سجدہ کرسی پر بیٹھ کر اشاروں سے کرتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

ج:... صحیح نہیں، جو شخص رکوع یا سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو وہ بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھے خواہ وہ قیام یا رکوع کر سکتا ہو۔

۴:... جو شخص رکوع، سجود، قیام کر سکتا ہے اور قعدہ میں بیٹھ نہیں سکتا وہ کیا کرے؟

ج:... دو زانو، چار زانو یا گھٹنوں کے بل یا جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے بیٹھ جائے، ایسے معذور کے لئے تشہد کی سی حالت میں بیٹھنا ضروری نہیں۔

۵:... بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اگر امام کے ساتھ جماعت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو ہر رکن بیٹھ کر ہی ادا کریں، کیونکہ اس طرح قیام میں رکوع کرنے سے صف سے باہر ہو جاتا ہے؟

ج:... جماعت کے ساتھ بھی معذور اور مریض کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھے، رکوع کے لئے تھوڑا جھکے اور سجدے میں اس سے زیادہ جھکے تاکہ سجدہ رکوع سے ممتاز ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

ہاتھوں کی لکیریں دیکھنا

س:...... پامسٹری یعنی ہاتھ کی لکیریں دیکھنا، جبکہ یہ عقیدہ ہو کہ مکمل اختیار اور یقینی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی کو علم غیب نہیں، بلکہ ہاتھ پر موجود لکیریں ان کی طرف اشارہ کرتی ہیں کیا یہ گناہ ہے؟ اس سے عمل صالح اور نماز وغیرہ نہیں ہوتی؟ کیا ایک مسلمان ایسا کر سکتا ہے؟ اور اگر خدمت کی نیت سے کیا جائے تو کیا حکم ہے؟

ج:...... ہاتھ دیکھنا، دکھانا اور اس کے ذریعے مستقبل کی خبریں بتانا اصطلاحی اعتبار سے ''کہانت'' کہلاتا ہے، جس کے بارے میں احادیث مبارکہ اور کتب فقہ میں وضاحت کے ساتھ یہ حکم ہے کہ ایسا عمل کرنا اور ایسے شخص کے پاس صحیح عقیدے اور نیک جذبے کے ساتھ جانا بھی شرعاً ناجائز ہے، ایسے لوگوں کے بارے میں کفر کا اندیشہ ہے۔ اس لئے مذکورہ عمل کرنا جائز نہیں اور واقعۃً ایسے شخص کی عبادات اور اعمال صالحہ قبول نہیں ہوتے، حدیث شریف کے مطابق اگر کوئی صحیح عقیدے کے باوجود از روئے امتحان بھی کسی کاہن کے پاس جائے تو اس کی ۴۰ دن تک عبادات قبول نہیں ہوتیں۔ الغرض یہ عمل صرف فسق ہی نہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر کفر تک پہنچنے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے، اس لئے ناجائز ہے، اور اس عمل میں مسلمانوں کی دینی اعتبار سے کوئی بھلائی اور خدمت نہیں ہے، کوئی مسلمان اس پر عمل نہ کرے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۷ ۴تا۱۹؍ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۶تا۳۱؍اگست ۲۰۱۸ء شمارہ: ۳۱-۳۲

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

شعبہ تخصص فی الافتا وتقابلِ ادیان!	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
عشرۂ ذوالحجہ اور اس میں کی جانے والی عبادات	۷	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
وحدتِ ادیان یا عدلِ اسلام؟	۱۲	پروفیسر محمد حمزہ نعیم، جھنگ
ختم نبوت کراچی کے مبلغین وسؤلین کا اجلاس	۱۴	رپورٹ: محمد کلیم اللہ نعمان
مدینہ منورہ... فضائل کے آئینہ میں	۱۵	مولانا مفتی محمد زاہد
عوامی نمائندگی اور سیرتِ طیبہ	۲۱	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۲۳	مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی
حج... ایک سعادت اور عبادت (۵)	۲۵	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

اعلان

عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث شمارہ ۳۱،۳۲ کو یکجا کیا جارہا ہے۔
قارئین حضرات اور ایجنسی ہولڈرز حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ڈالر
فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی: ۲۲۵روپے، سالانہ: ۴۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019**
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018**
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

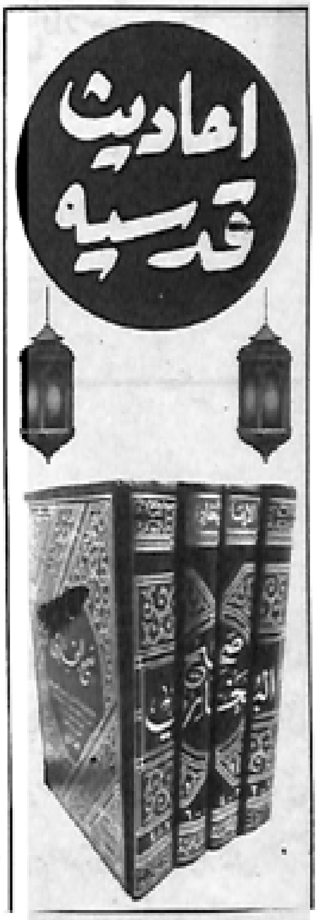

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

تواضع، تکبر، ظلم اور صلہ رحمی

حدیث قدسی ۱۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: بھلائی اور خیر اپنی امت میں سے ان لوگوں کے پاس تلاش کرو جو رحم دل ہوں اور انہی کے پاس زندگی بسر کرو، کیونکہ ان میں میری رحمت موجود ہوتی ہے اور ان لوگوں میں جو سخت دل ہوں ان کے پاس بھلائی مت تلاش کرو، کیونکہ ان میں میرا غصہ اور غضب ہوتا ہے۔ (قضاعی)

حدیث قدسی ۱۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ہی تمام قوتوں کا مالک ہوں جو شخص دونوں جہان میں عزت چاہتا ہے، اس کو غالب اور قوی تر کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ (خطیب بغدادی)

حدیث قدسی ۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے لئے نرمی اختیار کی اور میرے لئے تواضع کی اور میری زمین میں تکبر نہیں کیا تو میں اس کو بلند کروں گا، یہاں تک کہ اس کو "علیین" میں پہنچا دوں گا۔ (ابونعیم) علیین بلندتر مقام کا نام ہے۔

حدیث قدسی ۱۳: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبر سے بچو، جو بندہ ہمیشہ تکبر کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس بندے کا نام سرکشوں میں لکھ دو۔

حدیث قدسی ۱۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے مخاطب تو ایک شخص کے خلاف اس لئے بددعا کرتا ہے کہ تو نے اس پر ظلم کیا ہے جب ایسا موقع ہوتا ہے تو میں اگر چاہتا ہوں تیری دعا بھی قبول کر لیتا ہوں اور تیرے مخالف کی بددعا بھی تیرے خلاف قبول کر لیتا ہوں اور اگر میں چاہوں تو تم دونوں کو قیامت تک کے لئے مؤخر کر دوں اور قیامت میں اپنی وسعت عفو سے دونوں کے ساتھ معاملہ کروں۔ (حاکم) یعنی میری مشیت پر موقوف ہے دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات کروں۔

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

جماعت کی نماز

س:...... کیا نمازیوں کا جماعت کے دوران جگہ کے اعتبار سے بھی امام صاحب کے پیچھے رہنا ضروری ہے؟

ج:...... جی ہاں! پوری جماعت کے ہر نمازی فرد کو امام صاحب کی اقتدا کے دوران پوری نماز میں جگہ کے اعتبار سے بھی امام صاحب کے پیچھے رہنا لازمی اور ضروری ہے، چاہے امام نچلی منزل پر ہو اور مقتدی اوپر کی منزل میں ہوں یا امام اوپر کی منزل پر ہو اور مقتدی نچلی منزل پر ہوں، جس طرف کا نمازی بھی جگہ کے اعتبار سے امام صاحب سے آگے ہوگا اس کی نماز نہیں ہوگی۔

(واضح رہے کہ مسجد حرام میں ادا کی جانے والی باجماعت نمازوں میں امامت کی جگہ کے علاوہ کی صفوں میں یہ شرط نہیں ہے، اس لئے کہ وہاں صفیں گولائی میں بنتی ہے)۔

س:...... کیا دوران جماعت نماز کے ارکان میں بھی امام صاحب کے پیچھے پیچھے رہنا ضروری اور لازمی ہے؟

ج:...... جی ہاں! آغاز سے تکمیل تک ہر ہر عمل میں امام صاحب کے عمل کر چکنے کے بعد اس عمل کو شروع کرنا اور امام کے پیچھے پیچھے رہنا نہایت ضروری اور انتہائی لازمی ہے، چنانچہ جب امام صاحب نماز کے آغاز میں پہلی تکبیر کہہ چکیں یعنی اللہ اکبر! کی "را" پڑھ چکیں تب مقتدیوں کو اپنے اللہ اکبر! کا "الف" شروع کرنا چاہئے، اگر کوئی نمازی امام کے اللہ اکبر! کہنے سے پہلے اپنی تکبیر کہہ لیتا ہے تو اس کی امام کی اقتدا ہی شروع نہیں ہوگی، نہ اس کی جماعت کی نماز تسلیم کی جائے گی اور نہ ہی اسے جماعت کی نماز کا ثواب ملے گا، اسی طرح دوران نماز کوئی بھی رکن امام کے ادا کرنے سے پہلے اس نے ادا کر لیا مثلاً امام ابھی رکوع میں نہیں گیا اور یہ امام کے رکوع میں جانے سے پہلے خود رکوع میں چلا گیا اور امام کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے یہ رکوع سے بھی فارغ ہو گیا تو اس کی جماعت کی نماز باقی نہیں رہے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسے جلد باز نمازی سے متعلق وعید سناتے ہوئے ڈرایا ہے کہ کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح کر دیا جائے؟

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی کا

شعبہ تخصص فی الافتاء وتقابلِ ادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

رفقاء کرام کو یاد ہوگا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں عرصہ تک سہ ماہی کورس عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت پر منعقد ہوتا رہا۔ اس میں شرکاء دوستوں کو بعض کتب اساتذہ کرام پڑھاتے، بعض کتب کی تلخیص کا کام ان کے سپرد کیا جاتا تھا اور پھر آخر میں مقالہ لکھوایا جاتا۔ اس وقت مجلس کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ اکثر حضرات نے وہ سہ ماہی کورس کیا ہوا ہے۔ گزشتہ چند سال سے اس کورس کو چناب نگر میں منتقل کیا گیا۔ اس کا دورانیہ بھی ایک سال کر دیا گیا۔ یہ کہ دیگر ادیان سے تقابل کی تیاری کا بھی کہا گیا۔ البتہ اس میں بہت سارے ایسے موضوعات بھی شامل ہوئے جو اپنی اپنی جگہ پر اہمیت کے حامل ہوں گے۔ لیکن بعض ناگزیر وجوہات کے باعث اس پر نظر ثانی کی ضرورت کا رفقاء نے احساس دلایا تاکہ اسے مزید بہتر سے بہتر بنایا جاسکے۔

چنانچہ رجب المرجب ۱۴۳۹ھ میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی صدارت میں مجلس کی مرکزی عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، حافظ محمد انس اور فقیر راقم شریک ہوئے۔

فیصلہ ہوا کہ گزشتہ سال سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں عالمی مجلس کے زیر اہتمام جو تخصص فی الافتاء کی کلاس کا اجراء کیا گیا ہے۔ ان دونوں تخصصات کو ایک کر دیا جائے۔ تخصص فی الافتاء کی کلاس میں پہلے سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت کی تعلیم وتیاری کے لئے سارا سال ایک گھنٹہ تعلیم ہوتی ہے۔ اسی کلاس میں ایک گھنٹہ تقابل ادیان کے لئے بھی مختص کر دیا جائے تو تعلیم کے دس ماہ میں ایک ایک ماہ مسیحیت، یہودیت، ذکریت، بہائیت، پرویزیت اور جدید فتن جیسے غامدیت وغیرہ ایسے دس مذاہب وفرق پر تقابل کا مضمون پڑھایا جاسکتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت پر یومیہ ایک ایک گھنٹہ سال بھر حضرت مولانا غلام رسول دین پوری صدر المدرسین وشیخ الحدیث ہی پڑھائیں اور تقابل ادیان کی یومیہ ایک ایک گھنٹہ تعلیم اس کلاس کو حضرت مولانا محمد رضوان عزیز دیں۔ اس کے علاوہ باقی وقت وہ شعبہ کتب کے اسباق کو دیں۔ ’’تخصص فی الافتاء وتقابل

ادیان ‘‘ کے مدیر حضرت مولانا مفتی عبدالواحد سکھروی ہوں گے۔ مولانا مفتی شفیق الرحمٰن اور مولانا مفتی محمد قاسم ان کے معاون ہوں گے۔ اس کلاس میں پندرہ رفقاء کا داخلہ ہوگا اور داخلہ جائزہ کے بعد دیا جائے گا۔ توکلاً علی اللہ! اس فیصلہ کے بعد مزید تفصیلات پر رفقاء سے مشاورت رہی اور اب نئے سال سے اس کا آغاز کردیا گیا ہے۔ ان شاءاللہ العزیز! اب ’’تخصص فی الافتاء وتقابل ادیان ‘‘ سے جو ساتھی فارغ ہوں گے وہ افتاء وتقابل ادیان دونوں پر دسترس رکھتے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ان سے مقالہ جات بھی دونوں موضوعات کی مناسبت سے لکھوائے جائیں گے۔ تمرین تحقیق وتخریج و ڈیجیٹل لائبریری وغیرہ کے ساتھ ساتھ ان کے لئے سہ ماہی جائزہ کا بھی سسٹم قائم ہوگا۔

دیگر جو جو خوبیاں شامل کی جاسکتی ہیں ان کو شامل کیا جائے گا۔ جو جو تسامل سابق میں واقع ہوئے ان سے مزید بچا جائے گا۔ حق تعالیٰ شانہ نئے نئے تجربات کی بجائے جو ہے اس کو خوبیوں کا مرقع فرمائیں۔ آمین! رفقاء سے کامیابی کی درخواست ہے۔ اسی طرح مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں اعدادیہ سے دورہ حدیث اور عصری تعلیم کا ایف اے تک کا اعلیٰ انتظام ہے۔ رفقاء وقارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام اساتذہ و منتظمین کو اخلاص کے ساتھ بیش در بیش خدمت کی توفیق بخشیں۔ آمین!

تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کی شاندار تاریخ

خیرالقرون کے عہد مبارک سے ملعون قادیان تک جھوٹے مدعیان نبوت کی تاریخ حضرت مولانا محمد رفیق دلاوری ؒ نے (۱)’’ائمہ تلبیس‘‘ میں قلمبند کرکے ایک تاریخ ساز سنہری کارنامہ سرانجام دیا۔

اسی طرح ملعون قادیان کے جنم سے آنجہانی ہونے تک داستان بھی تفصیل وتحقیق سے (۲)’’رئیس قادیان‘‘ میں حضرت دلاوری ؒ نے قلمبند فرمادی ہے۔ جس شخص کے پاس یہ دو کتابیں ہوں خیرالقرون کے عہد سے ۱۹۰۸ء تک تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کی شاندار تاریخ اس کے پاس محفوظ ہے۔ ملعون قادیان کے بعد سے ۱۹۵۳ء تک تحریک ختم نبوت کی جدوجہد کی تاریخ (۳) کتاب ’’تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء‘‘ میں جستہ جستہ آگئی ہے۔ ۱۹۵۴ء سے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کی تاریخ (۴) کتاب ’’تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء‘‘ میں ہے۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۴ء تک کی تاریخ (۵) کتاب ’’تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء‘‘ میں آگئی ہے۔ ان پانچوں کتب کو مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا ہے۔ اب خیال ہوا کہ ۱۹۸۵ء سے ۲۰۱۸ء تک کے حالات وواقعات بابت تحریک ختم نبوت ترتیب سے جمع کردیئے جائیں تو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کی تاریخ خیرالقرون سے زمانہ حال تک قلمبند ہو جائے گی جو بہت بڑی سعادت کی بات ہوگی اور پھر تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سے ۲۰۱۸ء تک کے تمام مواد کو ایک سیٹ کی شکل میں شائع کردیا جائے تو یوں پوری برصغیر کی تاریخ ختم نبوت قلمبند ہو جائے گی۔ یہ کتنی جلدیں ہوں گی؟ کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ البتہ اس پر کام کا آغاز کردیا گیا ہے۔ ۱۹۹۰ء تک کا حصہ مرتب ہوگیا، آگے کام جاری ہے۔ رفقاء کرام ویاران طریقت دعاؤں ومشوروں سے سرفراز فرمائیں، کرم ہوگا۔

کتاب تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی کمپوزنگ جاری ہے، اس کے بعد کتاب تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی کمپوزنگ ہوگی، کتاب تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کی کمپوزنگ موجود ہے۔ اس کے بعد پھر ۱۹۸۵ء سے ۲۰۱۸ء تک کی کتب کی کمپوزنگ ہوگی۔ اس پر کتنا وقت لگے کتنی جلدوں کا سیٹ بنے گا؟ اس کے لئے انتظار و دعاؤں کی درخواست کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

فقیر: اللہ وسایا

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

عشرۂ ذوالحجہ.... اور اس میں کی جانے والی عبادات

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

عبادات میں ترتیب:

ذوالحجہ کے یہ دس دن جو یکم ذوالحجہ سے ۱۰ ر ذوالحجہ تک ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو ایک عجیب خصوصیت اور فضیلت بخشی ہے، بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ فضیلت کا یہ سلسلہ رمضان المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عبادتوں کے درمیان عجیب و غریب ترتیب رکھی ہے کہ سب سے پہلے رمضان لائے اور اس میں روزے فرض فرمادیے اور پھر رمضان المبارک ختم ہونے پر فوراً اگلے دن سے حج کی عبادت کی تمہید شروع ہوگئی، اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کے تین مہینے ہیں: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ اگرچہ حج کے مخصوص ارکان تو ذوالحجہ ہی میں ادا ہوتے ہیں، لیکن حج کے لئے احرام باندھنا شوال سے جائز اور مستحب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص حج کو جانا چاہے تو اس کے لئے شوال کی پہلی تاریخ سے حج کا احرام باندھ کر نکلنا جائز ہے، اس تاریخ سے پہلے حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ پہلے زمانے میں حج پر جانے کے لئے کافی وقت لگتا تھا اور بعض اوقات دو دو تین تین مہینے وہاں پہنچنے میں لگ جاتے تھے۔ اس لئے شوال کا مہینہ آتے ہی لوگ سفر کی تیاری شروع کر دیتے تھے، گویا کہ روزے کی عبادت ختم ہوتے ہی حج کی عبادت شروع ہوگئی اور پھر حج کی عبادت اس پہلے عشرہ میں انجام پا جاتی ہے، اس لئے کہ حج کا سب سے بڑا رکن جو "وقوفِ عرفہ" ہے۔ یعنی ۹ ذوالحجہ کو انجام پا جاتا ہے۔

قربانی شکر کا نذرانہ ہے:

اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے پورے کرنے کی اور حج کے ارکان پورے کرنے کی توفیق عطا فرمادی اور یہ دو عظیم الشان عبادتیں تکمیل کو پہنچ گئیں، اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ ضروری قرار دیا کہ مسلمان ان عبادتوں کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا نذرانہ پیش کریں، جس کا نام "قربانی" ہے۔ لہٰذا ۱۰ تا ۱۲ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے حضور نذرانہ پیش کیا جاتا ہے کہ آپ نے ہمیں یہ عظیم عبادتیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی، یہ عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیدالفطر کو اس وقت رکھا جب روزے کی عبادت کی تکمیل ہو رہی تھی اور عیدالاضحیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت رکھا جب حج کی عظیم الشان عبادت کی تکمیل ہو رہی ہے، لیکن اس میں حکم یہ دیا کہ عیدالفطر میں خوشی کا آغاز صدقۃ الفطر سے کرو اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر خوشی کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی پیش کر کے کرو۔

دس راتوں کی قسم:

چونکہ ذوالحجہ کا مہینہ شروع ہو چکا ہے اور عشرۂ ذوالحجہ کا آغاز ہے، اس لئے خیال ہوا کہ کچھ باتیں اس عشرہ ذوالحجہ کے متعلق عرض کر دی جائیں۔ یہ عشرہ جو یکم ذوالحجہ سے شروع ہوا اور ۱۰ ر ذوالحجہ پر جس کی انتہا ہوگی، یہ سال کے بارہ مہینوں میں بڑی ممتاز حیثیت رکھتا ہے اور پارہ عم میں یہ جو سورۂ فجر کی ابتدائی آیات ہیں: "والفجر ولیال عشر" اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے، اللہ تعالیٰ کو کسی بات کا یقین دلانے کے لئے قسم کھانے کی ضرورت نہیں، لیکن کسی چیز پر اللہ تعالیٰ کا قسم کھانا اس چیز کی عزت اور حرمت پر دلالت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سورۂ فجر میں جن راتوں کی قسم کھائی ہے، اس کے بارے میں مفسرین کی ایک بڑی جماعت نے یہ کہا کہ اس سے مراد ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ اس سے ان دس راتوں کی عزت، عظمت اور حرمت کی نشاندہی ہوتی ہے۔

دس ایام کی فضیلت:

اور خود نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ارشاد میں واضح طور پر ان دس ایام کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی ہے۔ یہاں تک فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ کو عبادت کے اعمال کسی دوسرے دن میں اتنے محبوب نہیں ہیں جتنے ان دس دنوں میں محبوب ہیں، خواہ وہ عبادت نفلی نماز ہو، ذکر یا تسبیح ہو یا صدقہ خیرات ہو۔" (صحیح

بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق، حدیث نمبر ۹۶۹) اور ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ: ''اگر کوئی شخص ان ایام میں سے ایک دن روزہ رکھے تو ایک روزہ ثواب کے اعتبار سے ایک سال کے روزوں کے برابر ہے، یعنی ایک روزے کا ثواب بڑھا کر ایک سال کے روزوں کے ثواب کے برابر کردیا جاتا ہے۔'' اور فرمایا کہ ان دس راتوں میں ایک رات کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے۔ یعنی اگر ان راتوں میں کسی بھی ایک رات میں عبادت کی توفیق ہوگئی تو گویا اس کو لیلۃ القدر میں عبادت کی توفیق ہوگئی۔ اس عشرۂ ذوالحجہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتنا بڑا درجہ عطا فرمایا ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب الصوم باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، حدیث نمبر ۷۵۸)

ان ایام کی دو خاص عبادتیں:

اور ان ایام کی اس سے بڑی اور کیا فضیلت ہوگی کہ وہ عبادتیں جو سال بھر کے دوسرے ایام میں انجام نہیں دی جاسکتیں، ان کی انجام دہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسی زمانے کو منتخب فرمایا ہے۔ مثلاً حج ایک ایسی عبادت ہے جو ان ایام کے علاوہ دوسرے ایام میں انجام نہیں دی جاسکتی۔ دوسری عبادتوں کا یہ حال ہے کہ انسان فرائض کے علاوہ جب چاہے نفلی عبادت کرسکتا ہے۔ مثلاً نماز پانچ وقت کی فرض ہے لیکن ان کے علاوہ جب چاہے نفلی نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ رمضان میں روزہ فرض ہے، لیکن نفلی صدقہ جب چاہے ادا کردے، لیکن دو عبادتیں ایسی ہیں کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر فرمادیا ہے۔ ان اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں اگر ان عبادتوں کو کیا جائے گا تو وہ عبادت ہی نہیں شمار ہوگی۔ ان میں سے ایک عبادت حج ہے۔ حج کے ارکان مثلاً عرفات میں جاکر ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، جمرات کی رمی کرنا وغیرہ یہ ارکان واعمال ایسے ہیں کہ اگر انہی ایام میں انجام دیا جائے تو عبادت ہے اور دنوں میں اگر کوئی شخص عرفات میں دس دن ٹھہرے تو یہ کوئی عبادت نہیں تو حج جیسی اہم عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان ہی ایام کو مقرر فرمادیا کہ اگر بیت اللہ کا حج ان ایام میں انجام دو گے تو عبادت ہوگی اور اس پر ثواب ملے گا۔

دوسری عبادت قربانی ہے۔ قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ذوالحجہ کے تین دن یعنی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ مقرر فرمادیے ہیں۔ ان ایام کے علاوہ اگر کوئی شخص قربانی کی عبادت کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔ البتہ اگر کوئی شخص صدقہ کرنا چاہے تو بکرا ذبح کرکے اس کا گوشت صدقہ کرسکتا ہے، لیکن یہ قربانی کی عبادت ان تین دنوں کے سوا کسی اور دن میں انجام نہیں پاسکتی۔ لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمانے کو یہ امتیاز بخشا ہے۔ اسی وجہ سے علماء کرام نے ان احادیث کی روشنی میں یہ لکھا ہے کہ رمضان المبارک کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے ایام عشرۂ ذوالحجہ کے ایام ہیں، ان میں عبادتوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان ایام میں اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرماتے ہیں، لیکن کچھ اور اعمال خاص طور پر ان ایام میں قرار کردیئے گئے ہیں، ان کا بیان کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

بال اور ناخن کاٹنے کا حکم:

ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی جو حکم سب سے پہلے ہماری طرف متوجہ ہوجاتا ہے، وہ ایک عجیب وغریب حکم ہے، وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کسی کو قربانی کرنی ہو تو جس وقت وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھے اس کے بعد اس کے لیے بال کاٹنا اور ناخن کاٹنا درست نہیں، چونکہ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، اس واسطے اس عمل کو مستحب قرار دیا گیا ہے کہ آدمی اپنے ناخن اور بال اس وقت تک نہ کاٹے جب تک قربانی نہ کرلے۔ (ابن ماجہ کتاب الاضحی، باب من اراد ان یضحی فلا یاخذ فی العشر من شعرہ واظفارہ، حدیث نمبر ۳۱۸۷)

ان کے ساتھ تھوڑی سی شباہت اختیار کرلو:

بظاہر یہ حکم عجیب وغریب معلوم ہوتا ہے کہ چاند دیکھ کر بال اور ناخن کاٹنے سے منع کردیا گیا ہے، لیکن بات دراصل یہ ہے کہ ان ایام میں اللہ تعالیٰ نے حج کی عظیم الشان عبادت مقرر فرمائی، اور مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد الحمدللہ اس وقت اس عبادت سے بہرہ اندوز ہورہی ہے، اس وقت وہاں یہ حال ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیت اللہ کے اندر ایک ایسا مقناطیس لگا ہوا ہے، جو چاروں طرف سے فرزندان توحید کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے، ہر لمحے ہزاروں افراد اطراف عالم سے وہاں پہنچ رہے ہیں اور بیت اللہ کے اردگرد جمع ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو حج بیت اللہ کی ادائیگی کی یہ سعادت بخشی ہے، ان حضرات کے لیے یہ حکم ہے کہ جب وہ بیت اللہ شریف کی طرف جائیں تو وہ بیت اللہ کی وردی یعنی احرام پہن کر جائیں، اور پھر احرام کے اندر شریعت نے بہت سی پابندیاں عائد کردیں، مثلاً یہ کہ سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے، خوشبو نہیں لگاسکتے، منہ نہیں

ڈھانپ سکتے وغیرہ، ان میں سے ایک پابندی یہ ہے کہ بال اور ناخن نہیں کاٹ سکتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اور ان لوگوں پر جو بیت اللہ کے پاس حاضر نہیں ہیں اور حج بیت اللہ کی عبادت میں شریک نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ کے کرم کو متوجہ فرمانے اور ان کی رحمت کا مورد بنانے کے لیے یہ فرمادیا کہ ان حجاج بیت اللہ کے ساتھ تھوڑی سے مشابہت اختیار کرلو، تھوڑی سی ان کی شباہت اپنے اندر پیدا کرلو، جس طرح وہ بال نہیں کاٹ رہے ہیں، تم بھی مت کاٹو، جس طرح وہ ناخن نہیں کاٹ رہے ہیں تم بھی مت کاٹو، یہ ان اللہ کے بندوں کے ساتھ شباہت پیدا کردی جو اس وقت حج بیت اللہ کی عظیم سعادت سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت بہانے ڈھونڈتی ہے:

اور ہمارے حضرت والا قدس اللہ سرہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں بہانے ڈھونڈتی ہیں، جب ہمیں یہ حکم دیا کہ ان کی مشابہت اختیار کرلو، تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پر جو رحمتیں نازل فرمانا منظور ہے، اس کا کچھ حصہ تمہیں بھی عطا فرمانا چاہتے ہیں، تاکہ جس وقت عرفات کے میدان میں ان اللہ کے بندوں پر رحمت کی بارشیں برسیں اس کی بدلی کا کوئی ٹکڑا ہم پر بھی رحمت برسادے، تو یہ شباہت پیدا کرنا بھی بڑی نعمت ہے، اور ہمارے حضرت والا حضرت مجذوب صاحب کا یہ شعر بکثرت پڑھا کرتے تھے کہ:

تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے میں صورت لے کر آیا ہوں

کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس صورت کی برکت سے حقیقت میں تبدیل فرمادے اور اس رحمت کی جو گھٹائیں وہاں برسیں گی، ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ ہم اور آپ اس سے محروم نہیں رہیں گے۔

تھوڑے سے دھیان اور توجہ کی ضرورت ہے:

ہمارے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا مذاق تو یہ تھا کہ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اس بناء پر محروم فرمادیں گے کہ ایک شخص کے پاس جانے کے لیے پیسے نہیں ہیں؟ کیا اس واسطے اس کو عرفات کی رحمتوں سے محروم فرمادیں گے کہ اس کو حالات نے جانے کی اجازت نہیں دی، اور اس واسطے وہ نہیں جاسکا، ایسا نہیں ہے، بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور آپ کو بھی اس رحمت میں شامل فرمانا چاہتے ہیں البتہ تھوڑی سی توجہ اور دھیان کی بات ہے، بس تھوڑی سی توجہ کرلو کہ میں تھوڑی سی شباہت پیدا کررہا ہوں، اور اپنی صورت تھوڑی سی ان جیسی بنا رہا ہوں تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں بھی اس رحمت میں شامل فرمادیں گے۔

یوم عرفہ کا روزہ:

دوسری چیز یہ ہے کہ یہ ایام اتنی فضیلت والے ہیں کہ ان ایام میں ایک روزہ ثواب کے اعتبار سے ایک سال کے روزوں کے برابر ہے، اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے، اس سے اس بات کی طرف اشارہ کردیا کہ ایک مسلمان جتنا بھی ان ایام میں نیک اعمال اور عبادات کرسکتا ہے وہ ضرور کرے اور نوذی الحجہ کا دن عرفہ کا دن ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے حجاج کے لیے حج کا عظیم الشان رکن یعنی وقوف عرفہ تجویز فرمایا، اور ہمارے لیے خاص اس نویں تاریخ کو نفلی روزہ مقرر فرمایا، اور اس روزے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کے دن جو شخص روزہ رکھے تو مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے یہ امید ہے کہ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔ (ابن ماجہ کتاب الصیام، باب صیام یوم عرفۃ، حدیث نمبر ۱۷۳۴)

صرف گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں:

یہاں یہ بات بھی عرض کردوں کہ جب اس قسم کی حدیثیں آتی ہیں کہ ایک سال پہلے کے گناہ معاف ہوگئے اور ایک سال آئندہ کے گناہ معاف ہوگئے، تو بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ایک سال پہلے کے گناہ معاف کرہی دیئے ہیں اور ایک سال آئندہ کے بھی گناہ معاف فرمادیئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سال بھر کے لیے چھٹی ہوگئی، جو چاہیں کریں، سب گناہ معاف ہیں تو خوب سمجھ لیجئے جن جن اعمال کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ گناہوں کو معاف کرنے والے اعمال ہیں مثلاً وضو کرنے پر عضو کو دھوتے وقت اس عضو کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، نماز پڑھنے کے لیے جب انسان مسجد کی طرف چلتا ہے تو ہر ایک قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے، رمضان کے روزوں کے بارے میں فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، یاد رکھئے کہ اس قسم کی تمام احادیث میں گناہوں سے مراد گناہ صغیرہ ہوتے ہیں، اور جہاں تک کبیرہ گناہوں کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں قانون یہ ہے کہ وہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے، ویسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کسی کے کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بھی بخش دیں

گے، وہ الگ بات ہے، لیکن قانون یہ ہے کہ جب تک توبہ نہیں کرلے گا، معاف نہیں ہوں گے اور پھر توبہ سے بھی وہ گناہ کبیرہ معاف ہوتے ہیں جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہو، اور اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے، مثلاً کسی کا حق دبالیا کسی کا حق مارلیا ہے، کسی کی حق تلفی کرلی ہے، اس کے بارے میں قانون یہ ہے کہ جب تک صاحب حق کو اس کا حق ادا نہ کردے یا اس سے معاف نہ کرالے، اس وقت تک معاف نہیں ہوں گے، لہٰذا یہ تمام فضیلت والی احادیث جن میں گناہوں کی معافی کا ذکر ہے، وہ صغیرہ گناہوں کی معافی سے متعلق ہیں۔

تکبیر تشریق:

ان ایام میں تیسرا عمل تکبیر تشریق ہے، جو عرفہ کے دن کی نماز فجر سے شروع ہوکر ۱۳ر تاریخ کی عصر تک جاری رہتی ہے، اور یہ تکبیر ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب قرار دیا گیا ہے، وہ تکبیر یہ ہے کہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ'' اور مردوں کے لیے اسے بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے، اور آہستہ آواز سے پڑھنا خلاف سنت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۴، ص:۱۷۱، شامی، ج:۲، ص:۱۷۸)

گنگا الٹی بہنے لگی ہے:

ہمارے یہاں ہر چیز میں الٹی گنگا بہنے لگی ہے کہ جن چیزوں کے بارے میں شریعت نے کہا ہے کہ آہستہ آواز سے کہو، ان چیزوں میں تو لوگ شور مچا کر بلند آواز سے پڑھتے ہیں: مثلاً دعا کرنا ہے، قرآن کریم میں دعا کے بارے میں فرمایا ہے کہ:

''اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً۔'' (سورۃ الاعراف:۵۵)

یعنی آہستہ اور تضرع کے ساتھ اپنے رب کو پکارو اور آہستہ دعا کرو، چنانچہ بلند آواز سے دعا کرنے کے بجائے آہستہ آواز سے دعا کرنا افضل ہے، اور اسی دعا کا ایک حصہ درود شریف بھی ہے، اور اس کو بھی آہستہ سے پڑھنا زیادہ افضل ہے، اس میں تو لوگوں نے اپنی طرف سے شور مچانے کا طریقہ اختیار کرلیا، اور جن چیزوں کے بارے میں شریعت نے کہا تھا کہ بلند آواز سے کہو، مثلاً تکبیر تشریق، جو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے کہنی چاہئے اس کے پڑھنے کے وقت آواز ہی نہیں نکلتی، اور آہستہ سے پڑھنا شروع کردیتے ہیں۔

شوکت اسلام کا مظاہرہ:

میرے والد ماجد قدس اللہ سرہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تکبیر تشریق رکھی ہی اس لیے گئی ہے کہ اس سے شوکتِ اسلام کا مظاہرہ ہو، اور اس کا تقاضہ یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد مسجد اس تکبیر سے گونج اٹھے، لہٰذا اس کو بلند آواز سے کہنا ضروری ہے۔

اسی طرح عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے جا رہے ہوں تو اس میں بھی مسنون یہ ہے کہ راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہتے جائیں، البتہ عید الفطر میں آہستہ آواز سے کہنی چاہئے۔

تکبیر تشریق خواتین پر بھی واجب ہے:

یہ تکبیر تشریق خواتین کے لیے بھی مشروع ہے، اور اس میں عام طور پر بڑی کوتاہی ہوتی ہے، اور خواتین کو یہ تکبیر پڑھنا یاد ہی نہیں رہتا، مرد حضرات تو چونکہ مسجد میں جماعت سے نماز ادا کرتے ہیں، اور جب سلام کے بعد تکبیر تشریق کہی جاتی ہے تو یاد آجاتا ہے، اور وہ کہہ لیتے ہیں، لیکن خواتین میں اس کا رواج بہت کم ہے اور عام طور پر خواتین اس کو نہیں پڑھتیں، اگرچہ خواتین پر واجب ہونے کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں، بعض علماء کہتے ہیں کہ واجب ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ خواتین پر واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، صرف مردوں پر واجب ہے، لیکن زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ خواتین پر بھی یہ تکبیر واجب ہے ان کو بھی پانچ روز تک، یوم عرفہ کی فجر سے تیرہ تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد یہ تکبیر کہنی چاہئے اور خواتین کو یہ مسئلہ بتانا چاہئے اور چونکہ خواتین کو اس کا پڑھنا یاد نہیں رہتا، اس لیے میں کہا کرتا ہوں کہ خواتین گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہیں، وہاں یہ دعا لکھ کر لگالیں تاکہ ان کو یہ تکبیر یاد آجائے، اور سلام کے بعد کہہ لیں، اس لیے کہ صحیح قول کے مطابق عورتوں پر بھی ایک مرتبہ اس تسبیح کا پڑھنا واجب ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۲، ص:۱۹۰، شامی، ج:۲، ص:۱۷۹)

قربانی دوسرے ایام میں نہیں ہوسکتی:

اور پھر چوتھا اور سب سے افضل عمل جو اللہ تعالیٰ نے ایام ذی الحجہ میں مقرر فرمایا ہے وہ قربانی کا عمل ہے، اور جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہ عمل سال کے دوسرے ایام میں انجام نہیں دیا جاسکتا، صرف ذی الحجہ کی ۱۰، ۱۱، اور ۱۲ تاریخ کو انجام دیا جاسکتا ہے، ان کے علاوہ دوسرے اوقات میں آدمی چاہے کتنے جانور ذبح کرلے، لیکن قربانی نہیں ہوسکتی۔

دین کی حقیقت، حکم کی اتباع:

تو حج اور قربانی جو ان ایام کے بڑے اعمال ہیں، ان کے ذریعہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں

دین کی حقیقت سمجھانا چاہتے ہیں کہ دین کی حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی عمل کی اپنی ذات میں کچھ نہیں رکھا، نہ کسی جگہ میں، نہ کسی عمل میں، نہ کسی وقت میں، ان چیزوں میں جو فضیلت آتی ہے، وہ ہمارے کہنے کی وجہ سے آتی ہے، اگر ہم کہہ دیں کہ فلاں کام کرو، تو وہ اجر وثواب کا کام بن جائے گا اور اگر ہم اس کام سے روک دیں تو پھر اس میں کوئی اجر وثواب نہیں، میدان عرفہ کو لے لیجیے، ۹ر ذی الحجہ کے علاوہ سال کے ۳۵۹ دن وہاں گزار دیں، ذرہ برابر بھی عبادت کا ثواب نہیں ملے گا، حالانکہ وہی میدان عرفات ہے، وہی جبل رحمت ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے عام دنوں میں وہاں وقوف کرنے کے لیے نہیں کہا، جب ہم نے کہا کہ نو ذی الحجہ کو آؤ، تو اب نو ذوالحجہ کو آنا عبادت ہوگی، اور ہماری طرف سے اجر وثواب کا استحقاق ہوگا، اصل بات یہ ہے کہ نہ میدان عرفات میں کچھ رکھا ہے اور اس وقت میں کچھ رکھا ہے اور نہ اس عمل میں کچھ رکھا ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو پھر عمل میں بھی فضیلت پیدا ہو جاتی ہے، اور جگہ میں بھی اور وقت میں بھی فضیلت پیدا ہو جاتی ہے۔

اب مسجد حرام سے کوچ کر جائیں:

آپ سب حضرات کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی اتنی فضیلت رکھی ہے کہ ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کا اجر رکھتی ہے اور حج کے لیے جانے والے حضرات ہر نماز پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب حاصل کرتے ہیں، لیکن جب ۸ر ذی الحجہ کی تاریخ آتی ہے تو اب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ مسجد حرام کو چھوڑ دو، اور ایک لاکھ نمازوں کا ثواب جو اب تک مل رہا تھا اس کو ترک کر دو، اور اب منیٰ میں جا کر پڑاؤ ڈالو، چنانچہ ۸ر ذی الحجہ کی ظہر سے لے کر ۹ر ذی الحجہ کی فجر تک کا وقت منیٰ میں گزارنے کا حکم دیدیا گیا اور ذرا یہ دیکھئے کہ اس وقت حاجی کا منیٰ کے اندر کوئی کام ہے؟ کچھ نہیں۔ نہ اس میں جمرات کی رمی ہے، نہ اس میں وقوف ہے، اور نہ کوئی اور عمل ہے بس صرف یہ حکم ہے کہ پانچ نمازیں یہاں پڑھو، اور ایک لاکھ نمازوں کا ثواب چھوڑ کر جنگل میں نماز پڑھو، اس حکم کے ذریعہ اس بات کی طرف اشارہ فرمادیا کہ مسجد حرام میں بھی اپنی ذات میں کچھ نہیں رکھا، مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا جو ثواب ہے، وہ ہمارے کہنے کی وجہ سے ہے، اب جب ہم نے یہ کہہ دیا کہ جنگل میں جا کر نماز پڑھو، تو جنگل میں نماز پڑھنے کا جو ثواب ہے، وہ مسجد حرام میں بھی نماز پڑھنے سے حاصل نہیں ہوگا۔ اب اگر کوئی شخص یہ سوچے کہ منیٰ میں اس روز کوئی عمل تو کرنا نہیں ہے، چلو مکہ میں رہ کر یہ پانچ نمازیں مسجد حرام میں پڑھ لوں، تو اس سے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب تو کجا، ایک نماز کا ثواب بھی نہیں ملے گا، اس لیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کیا، اور حج کے مناسک میں کمی کر دی۔

کسی عمل اور کسی مقام میں کچھ نہیں رکھا:

حج کی عبادت میں جگہ جگہ قدم قدم پر یہ بات ذہن میں بٹھائی گئی ہے کہ اپنی ذات میں کسی عمل میں کچھ نہیں رکھا، کسی مقام میں کچھ نہیں رکھا، جو کچھ بھی ہے وہ ہمارے حکم کی اتباع میں ہے، جب ہم کسی چیز کا حکم دیں تو اس میں برکت اور اجر وثواب ہے اور جب ہم کہیں کہ یہ کام نہ کرو کہ اس وقت نہ کرنے میں اجر وثواب ہے۔

☆☆......................☆☆

جناب حافظ محمد علیؒ کی وفات

جناب حافظ سید محمد علی ہاشمی ٹنڈو الہیار پچاسی سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ موصوف نہ صرف صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے بلکہ قرآن پاک کی ایک منزل روزانہ تلاوت فرماتے اور ان کا دل مسجد میں لگا رہتا۔ حوائج ضروریہ کے علاوہ ہر وقت مسجد میں نوافل وتلاوت قرآن پاک میں مصروف نظر آتے۔ اصلاحی تعلق حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ سے تھا۔ اللہ پاک نے انہیں تین بیٹے دیئے: حافظ حامد علی، حافظ احمد علی اور مولانا محمد خالد۔ مولانا محمد خالد دارالعلوم کراچی سے فارغ التحصیل ہیں۔ تین پوتے اور تین نواسے حافظ قرآن ہیں۔ چند دن بیمار رہ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی نماز جنازہ آپ کے فرزند ارجمند مولانا محمد خالد نے ۲۷ر جولائی کو عصر کی نماز کے بعد پڑھائی، جس میں سینکڑوں علماء، طلبا اور مسلمان عوام نے شرکت کی۔ دارالعلوم ٹنڈو الہیار کا جب طوطی بولتا تھا۔ ہمارے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ، مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ جیسی جبال العلم شخصیات علمی فیوض وبرکات پھیلا رہے تھے۔ حافظ صاحب ان حضرات کے خوشہ چیں تھے، ان حضرات کی صحبت نے انہیں کندن بنا دیا۔ ان کے اخلاف یقیناً ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ مولانا توصیف احمد، مفتی ذوالفقار احمد کی معیت میں ان کے گھر تعزیت کے لئے حاضری دی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

وحدتِ ادیان یا عدلِ اسلام؟

پروفیسر محمد حمزہ نعیم، جھنگ

وہ کہہ رہی تھی: ’’جب وہ اپنے عبادت خانے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں تو میں بھی اپنی مسجد کے لئے سب کچھ کروں گی‘‘ وہ ایک گھریلو غریب عورت تھی، دینی لحاظ سے بالکل انجان، اسے نہ نماز آتی تھی نہ وہ قرآن کی تلاوت کر سکتی تھی مگر آج ایسے لگ رہا تھا کہ وہ مسجد کے نام پر لڑ کر جان دے دے گی۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ مسجد کے متصل ایک خالی پلاٹ پڑا تھا، پلاٹ کے مالک نے قیمت لے کر وہ مسجد کو دینا منظور کرلیا تھا، ابھی کاغذات مکمل نہیں ہوئے تھے کہ گلی کے اُس پار موجود دوسرے فرقے کے لوگوں نے یکدم ہلہ بول کر اس پلاٹ پر قبضہ کرلیا۔ جب مسلمانوں کو پتا چلا کہ جس پلاٹ کا ہمارا سودا طے ہوا ہے۔ اس پر دوسرے فرقہ نے اپنے ماتم گھر کے لئے قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے تو وہ تمام غریب اور مزدور مسلمان بھی اکٹھے ہوکر آگئے جو کبھی مسجد کے قریب بھی نہیں آئے تھے۔ ہاجرہ نامی یہ غریب عورت بھی انہی لوگوں میں سے تھی، ہم لوگ اپنے گھر میں تھے کہ ہمیں اس کی آواز سنائی دی، پھر پتا چلا کہ ان بے نماز غریب مسلمانوں نے نمازیوں کا ساتھ دے کر مذکورہ پلاٹ پر دوسرے گروپ کا قبضہ ختم کرا دیا ہے اور پلاٹ پر اب مسجد والوں نے تعمیر شروع کردی ہے اور پہلے مسجد سے لاتعلق رہنے والوں نے اب پنج وقتہ نماز کا عہد کرلیا ہے۔

کتاب میں لکھا دیکھا کہ ایک متقی پرہیزگار مرید اپنے مرشد کے پاس حاضر ہوا کہ حضرت میرا بیٹا نہ نماز پڑھتا ہے نہ اور کسی دینی اسلامی کام کے نزدیک آتا ہے۔ اس کا علاج بتائیں اور دعا فرمائیں۔ فرمایا: دعا بھی کرتے ہیں اور تم اسے مسلمانوں کے کالج سے نکال کر فوراً غیر مسلموں کے کالج میں داخل کرو، مرید نے حکم پر عمل کیا، ابھی ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ بیٹا پڑھائی میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ پکا نمازی بن گیا۔ مرید نے حاضر ہوکر کارگزاری سنائی مگر ساتھ ہی عرض کیا: حضرت! یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ مسلمانوں کے کالج میں رہ کر بے دین اور غیروں کے کالج میں جاتے ہی نمازی اور دین دار، فرمایا: ہاں! مسلمان طلبا میں رہ کر انہی کی طرح بے عمل ہو رہا تھا جبکہ دوسرے کالج میں ہندو اور کرسچن طلبا کے ساتھ اس کا تقابل ہوا، وہ اپنے مذہب کی باتیں کرتے تو اسے اپنے دین پر پختگی نصیب ہوگئی۔

علامہ اقبال نے فرمایا تھا: ’’ہم باتیں کرتے رہ گئے اور ترکھاناں دا منڈا بازی لے گیا۔‘‘ ۱۹۷۴ء میں ہم نے اپنے شہر شورکوٹ میں دیکھا کہ وہ شخص جس کی غنڈہ گردی کی وجہ سے لوگ اس سے جان بچاتے تھے جب چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلبا پر حملہ ہوا اور ردِ عمل کے طور پر ختم نبوت تحریک چلی تو وہی آدمی اس تحریک میں سب سے آگے تھا.... مرنے سے پہلے کیا خبر کس کا مقدر اور انجام کیا ہے.... باطل کے طوفان جب بھی آتے ہیں ان کا نتیجہ ہمیشہ بُرا نہیں ہوتا۔ یہ تندیٔ بادِ مخالف تو شاہینوں کو اونچا اڑانے ہی کے لئے ہوتی ہے۔ اسی قسم کے واقعات پر علامہ محمد اقبال مرحوم نے فرمایا تھا:

’’مسلماں کو مسلماں کردیا طوفانِ مغرب نے‘‘

آج کل ایک ’’طوفانِ مغرب‘‘ شوگر کوٹڈ کیپسولوں کی صورت چل رہا ہے کہ جی تمام مذاہب حق ہیں، تمام مذاہب کا منبع ایک ہے لہٰذا کسی مذہب کی بُرائی (اور کسی مذہب کی اچھائی) بیان نہ کی جائے۔ تمام تعلیمی اداروں میں ایسی ’’دل آزار‘‘ تحریکات تقریبات پر پابندی لگائی جائے۔ تعلیمی نصابات سے اسلامی ہیروز اور اسلامی جنگوں کا نام نکال دیا جائے۔ تحریک پاکستان، تحریک آزادی ہند، تحریک خلافت اور صلاح الدین ایوبی، محمود غزنوی، محمد بن قاسم، خالد بن ولید، طارق بن زیاد اور اس طرح کے ’’جنگجوؤں‘‘ کے نام، تاریخ اسلام، اسلامیات اور مطالعہ پاکستان سے نکالے جارہے ہیں تاکہ بچوں میں ’’انتہا پسندی اور تعصب‘‘ پیدا نہ ہو اور ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ سے پیار محبت بڑھایا جاسکے۔ دنیا آج گلوبل ولیج بن چکی ہے، لہٰذا کسی مذہب کو غلط نہ کہا جائے، کسی کافر کو کافر نہ کہا

جائے، اپنی جگہ تمام مذاہب درست ہیں، تمام ادیان کا منبع ایک ہے، اسی کا پرچار کیا جائے: ''وحدتِ ادیان'' پر جگہ جگہ سرکاری سرپرستی میں کام ہورہا ہے، کیا مطلوبہ نتائج حاصل کرلئے جائیں گے؟ کیا مثبت انداز میں بھی کسی کی آخرت کی فکر نہ کی جائے رینڈ کارپوریشن نے کئی سال پہلے کہا تھا کہ: مسلمانوں کی چار اقسام ہیں، جن میں عقائد واعمال پر پختگی والے مسلمان سب سے زیادہ خطرناک ہیں باقی تینوں اقسام کی دامے درمے مدد کی جائے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں اعتدال پسندی کے سوا کچھ نہیں، اپنی ذات اور اپنے بچوں کی تربیت کی حد تک سنت اور شریعت کو پسند کرنے والے اور عمل کرنے والے کو ''انتہا پسند'' کہا جارہا ہے جبکہ ''اسلام'' کا معنی ہی اللہ اور رسول کی فرمانبرداری ہے۔ اسلام میں صرف مسلمان ہی نہیں کسی بھی عام انسان کو قتل کرنا سخت جرم ہے۔ کسی پر اسلام میں داخلے کے لئے جبر کرنا گناہ اور جرم ہے، لیکن ''وحدتِ ادیان'' کا نعرہ اور اصطلاح نہایت خطرناک ہے، کسی معمولی سمجھ رکھنے والے مسلمان کو بھی اس بات پر قائل نہیں کیا جاسکتا کہ سارے مذہب ایک ہیں، تم چاہے ہندو ہوجاؤ، چاہے یہودی اور عیسائی ہوجاؤ۔ اس کے بالمقابل اللہ کا کلمہ بلند کرنے کا حکم ہے اور اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ادیان باطلہ کہا گیا ہے، اللہ نے فرمایا: ''ان الدین عند اللّٰہ الاسلام'' (دین حق اللہ کے ہاں صرف اسلام ہے)، اور فرمایا: ''ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین'' (جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا تو قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں گھاٹا پانے والا ہوگا)۔ (القرآن)

کسی کو جبراً مسلمان نہیں کیا جاتا جیسا کہ نبی پاک علیہ السلام اور اصحاب رسول کا دور اس پر شاہد عدل ہے۔ ہندوستان پر کئی صدیاں مسلمانوں کی حکومت رہی، اگر جبری طور پر لوگوں کو مسلمان کیا جاتا تو آج برصغیر میں ہندو نام کا کوئی ایک فرد نہ ہوتا۔ نبی پاک علیہ السلام نے کفر کے خلاف ۲۸ جنگوں میں خود قیادت فرمائی اور اس سے دگنے یعنی ۵۶ مواقع پر اپنے صحابہ کو جہاد کے لئے بھیجا، یہ صرف مدنی زندگی کے دس سال کا قلیل عرصہ تھا، ان زائد از اسّی اسلامی جنگوں میں حیران کن حد تک چند سو سے زیادہ انسان نہیں مارے گئے۔ بدترین سزائیں اور تکلیفیں اٹھا کر وطن عزیز چھوڑ جانے والوں، مدینہ ہجرت کر جانے والوں نے جب مکہ فتح کیا، سوائے دو تین گستاخ بدنصیبوں کے سب دشمنوں کو عام معافی دے دی گئی، بعد از صحابہ کرامؓ بھی اسلامی جنگوں میں کم سے کم جانی نقصان کی کوشش کی گئی۔

دوسری طرف ''وحدتِ ادیان نہیں، اعلائے کلمۂ اسلام'' کا حکم موجود ہے: ''ادخلوا فی السلم کافۃ'' (اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ) کا حکم ہے۔ دل میں اللہ، رسول اور آخرت پر ایمان اور عمل میں اسلام اور اعمال اسلام پر وابستگی اور استقامت مطلوب ہے۔ اسلام، امن اور سلامتی کا نام ہے، اگر عدلِ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے سامنے رکاوٹ ڈالی جائے تو: ''اعدو الھم ما استطعتم'' (مقابلے کی بھرپور تیاری) سبیل رب کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت، اچھے انداز میں وعظ و نصیحت اور احسن طریقے سے جدال کا حکم ہے۔ اس کے باوجود اگر رکاوٹ دور نہ ہو، مسلمان اور اسلامی سرزمین پر اگر جارحیت کی جارہی ہو تو جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ (الحدیث)

(بشکریہ ماہنامہ الخیر ملتان، اگست ۲۰۱۸ء)

قادیانیوں کے لئے لفظ ''احمدی'' استعمال کرنے کی ممانعت

اسلام آباد (امت نیوز) اسلام آباد ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ قادیانیوں کے لئے لفظ ''احمدی'' استعمال نہ کیا جائے اور شناخت واضح کرنے کے لئے ان کے نام کے ساتھ قادیانی، غلام مرزا یا مرزائی لگایا جائے۔ فیصلے میں کہا گیا کہ قادیانیوں کو نام کے آخر میں احمد لگانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کیونکہ وہ غیر مسلم ہیں اور احمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اس حوالے سے عدالت نے سورۃ الصف کی آیت ۶ کا حوالہ بھی دیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن ہر مسلمان کے لئے باعث مسرت واطمینان تھا جب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے ۱۹۷۳ء کے آئین میں دوسری ترمیم کا بل بھاری اکثریت سے منظور کیا مگر قادیانیوں کے دونوں گروپوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد ان کی علیحدہ شناخت واضح رکھنے کے لئے موثر اقدامات نہیں کئے گئے اور قادیانیوں نے مختلف چال بازیوں سے اس ترمیم کے مقاصد کو ناکام بنانے کی بھرپور کوشش کی، فیصلے میں کہا گیا کہ دیگر غیر مسلم اقلیتیں اپنے نام اور طریقۂ عبادت سے فوری پہچان میں آجاتی ہیں مگر قادیانیوں نے مسلمانوں جیسے نام رکھے ہوئے ہیں اور ان کی عبادت بھی مسلمانوں جیسی ہیں۔ (روزنامہ امت کراچی، ۱۵ر جولائی ۲۰۱۸ء)

ختم نبوت کراچی کے مبلغین ومسؤلین کا اجلاس

رپورٹ: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے اضلاع اور ٹاؤنز کے مسؤلین و معاونین کا ایک اہم اجلاس ۱۶؍ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۳۰؍ جولائی ۲۰۱۸ء بروز پیر مغرب تا عشاء، دفتر ختم نبوت، جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی میں منعقد ہوا۔

اجلاس کی صدارت مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ مولانا حافظ کلیم اللہ نعمان کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ جامعہ انوارالقرآن نارتھ کراچی کے استاذالحدیث و رئیس التخصص مولانا مفتی نصراللہ احمد پوری نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت پر مختصر گفتگو کی۔

اجلاس کی کارروائی ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحیٰ مطمئن نے شروع کی۔ شرکاء کی باہمی مشاورت واتفاق سے درج ذیل امور طے پائے:

۱:... تعطیلات ذوالحجہ میں ہونے والا سالانہ تین روزہ ''تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس'' ۲۶ تا ۱۸؍اگست بروز اتوار تا منگل صبح ۸ بجے تا سہ پہر ۴ بجے تک منعقد ہوگا۔ کورس کی تیاری اور کامیابی کے لئے اشتہارات لگائے جائیں گے، مدارس کے ذمہ داران کو خطوط پہنچائے جائیں گے۔ انفرادی دعوت پر بھرپور توجہ کے ساتھ ساتھ خصوصی دعاؤں کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

۲:... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ترجمان رسالہ ماہنامہ لولاک کا محرم ۱۴۴۰ھ سے فی شمارہ ۲۰ روپے اور سالانہ چندہ ۲۴۰ روپے ہوگا، کوشش کی جائے گی کہ یہ رسالہ زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچے۔ اس حوالہ سے ائمہ مساجد اور دیگر متعلقین سے انفرادی ملاقاتیں کر کے ان کی خصوصی معاونت حاصل کی جائے گی۔

۳:... کراچی بھر میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر حسب سابق قربانی کی کھالیں جمع کرنے کی مہم چلائی جائے گی، جس سے مجلس کے بیت المال کو فائدہ ہوگا۔

۴:... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام گزشتہ کئی سالوں سے وقف قربانی کا سلسلہ جاری ہے، جس کے ذریعہ کئی سارے پسماندہ علاقوں میں قربانی کی جاتی ہے۔ امسال بھی وقف قربانی کا اہتمام ہوگا جس میں فی حصہ کی قیمت سات ہزار روپے رکھی گئی ہے۔

۵:... ماہ ستمبر تحریک ختم نبوت کے حوالہ سے تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار لاہوری اور قادیانی دونوں گروپ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اس فیصلہ کا اعلان کیا تھا۔ اس یادگار تاریخی فیصلہ کی یاد میں آگاہی مہم چلائی جائے گی، جس کے تحت کراچی بھر کی مساجد اور اسکولوں میں بیانات کی ترتیب قائم کی جائے گی جبکہ ٹاؤنز کی سطح پر بڑی کانفرنسیں بھی منعقد کی جائیں گی۔

کراچی کے ضلعی مسؤلین مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ ضلع ملیر، مولانا محمد قاسم ضلع وسطی، مفتی محمد عادل غنی ضلع کورنگی، مولانا محمد رضوان ضلع شرقی، مولانا محمد شعیب کمال ضلع غربی، مولانا کلیم اللہ نعمان ضلع جنوبی، ٹاؤنز کے مسؤلین مفتی نصراللہ احمد پوری، قاری ظفر اقبال گڈاپ ٹاؤن، حافظ سیّد محمد عرفان علی شاہ، مولانا سیّد محمد قاسم شاہ نارتھ ناظم آباد، مولانا سلیم اللہ بلوچ، مولانا احسان اللہ مینگل بلدیہ ٹاؤن، مولانا محمد وسیم اورنگی ٹاؤن، مولانا محمد اشفاق شاہ فیصل ٹاؤن، مولانا محمد بلال، مولانا حشمت اللہ خان جمشید ٹاؤن، مولانا محمد خالد محمود، مولانا محمد جاوید، مفتی عبدالستار، مولانا محمد سعید لیاقت آباد ٹاؤن، مولانا مسعود احمد لغاری صدر ٹاؤن، مولانا محمد جنید اسحاق بن قاسم ٹاؤن، حافظ محمد عبدالوہاب پشاوری لانڈھی ٹاؤن، قاری صدیق الرحمٰن کورنگی ٹاؤن، مولانا نثار احمد مشرف کالونی، مولانا محمد حامد شیر شاہ، مفتی نسیم ثاقب رحمانی سلطان آباد، حافظ ابرار زمان سٹی ریلوے کالونی، مولانا عبدالحمید اسکاؤٹ کالونی اور سعید ثاقب شو مارکیٹ گارڈن اجلاس میں شریک ہوئے۔

شرکاء نے کام کے حوالہ سے اپنی مفید اور قابل عمل تجاویز وآراء کا بھی اظہار کیا۔ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ یہ ساری کوششیں قبول فرماکر مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور غیر مسلموں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین۔ بحرمة النبی الکریم و خاتم النبیین۔

☆☆......☆☆

مدینہ منورہ.... فضائل کے آئینہ میں

مولانا مفتی محمد زاہد، استاذ دارالعلوم حیدرآباد

اللہ تعالیٰ نے اس کائناتِ رنگ و بو میں بعض انسان کو دوسرے بعض سے افضل و برتر بنایا ہے؛ چناں چہ انبیاء علیہم السلام کو دوسرے تمام انسانوں پر فضیلت بخشی اور پھر انسانوں میں سے علماء، صلحاء، اتقیاء، عابدین اور زاہدین کو بقیہ تمام لوگوں پر پھر بقیہ لوگوں میں سے عام مومنین کو کفار ومشرکین پر، لیکن فضیلت و برتری ایک ایسی چیز ہے جس کا دائرہ صرف انسان تک محدود نہیں ہے؛ بلکہ نوعِ انسان سے متجاوز ہوکر حیوانات، نباتات، امکنہ ومقامات تک پہنچتا ہے؛ چناں چہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے مقامات وامکنہ میں سے بھی بعض مخصوص ومقدس مقامات کو دوسرے بعض پر فوقیت بخشی ہے، ان ہی مخصوص ومقدس مقامات میں سے دارِ ہجرتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے؛ کیوں کہ اس مقدس سرزمین کے ساتھ بہت سے امتیازات جڑے ہوئے ہیں اور یہ مبارک زمین بہت سے فضائل ومناقب کی حامل ہے۔

یہ وہ سرزمین ہے جس کی طرف (کفارِ مکہ اور اہلِ طائف کے ایمان سے مایوس ہوکر) خاتم الرسل آقائے دو جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی اور اپنی زندگی کے آخری دس سال یہیں گزارے، یہی وہ سرزمین ہے جس کی طرف اپنی جان اور اسلام کی حفاظت کی خاطر کفارِ مکہ کے ظلم وستم سے پریشان وتنگ آکر صحابہ ٔ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہجرت کی اور امن واطمینان کے ساتھ زندگی گزاری۔ یہی وہ سرزمین ہے جہاں سے اسلام دنیا میں پھیلا اور قوت وشوکت حاصل ہوئی، یہی وہ سرزمین ہے جہاں کے باشندوں نے قدم قدم پر اللہ کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا حتی کہ اپنی جانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے سے گریز نہیں کیا، اسی وجہ سے اللہ کی طرف سے ان کو انصار کا لقب ملا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا ان کی تعریف کی؛ چناں چہ قرآن کریم میں ہے:

”وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔“ (الحشر:۹)

ترجمہ: ”اور یہ مال فے ان لوگوں کے لئے ہے جنھوں نے ان سے پہلے (مدینہ کے) گھروں میں ٹھکانہ بنایا اور ایمان لائے، وہ محبت کرتے ہیں ان لوگوں سے جنھوں نے ان کی طرف ہجرت کی اور اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں پاتے ہیں، اس مالِ غنیمت سے جوان کو دیا جائے اور وہ (ان کو) خود پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو فاقہ کرنا پڑے اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔“

قرآن کریم نے اس آیت میں انصار کے چند اوصافِ حمیدہ بیان کیے ہیں:

(۱) ان کے دلوں میں مہاجرین کی محبت ہے۔

(۲) اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کو ان کے فقر وغربت کی وجہ سے مالِ غنیمت میں سے کچھ زیادہ دے دیں تو وہ تنگ دل اور پریشان نہیں ہوتے۔

(۳) کھانے پینے، رہنے سہنے کی چیزوں میں یہ لوگ مہاجرین کو خود پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو فاقہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

آگے اللہ تعالیٰ نے ایک قاعدہ کلیہ بیان فرمایا ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بخل اور مال ودولت کی حرص نہیں ہوتی تو وہ لوگ کامیاب وکامران ہوتے ہیں، اس سے صحابۂ کرامؓ کے کامیاب وبامراد ہونے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے؛ اس لئے کہ صحابۂ کرامؓ کے دل بھی بخل اور مال و دولت کی حرص سے محفوظ ہیں، اسی طرح غزوۂ بدر کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اشیرو علی ایھا الناس!“ کہہ کر انصار کی رائے معلوم کی تو انصار کے سردار سعد بن معاذؓ نے جواب دیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی ہے، اگر آپ ہم کو دریا میں کودنے کا

حکم دیں گے تو ہم دریا میں کودنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

الغرض! قرآن واحادیث اور کتب تواریخ میں انصار کے بے شمار فضائل ومناقب بیان کیے گئے ہیں، جو خود ایک مستقل موضوع ہے، جس کے لئے سیکڑوں صفحات کی ضرورت ہے، یہاں احقر نے ضمناً ان کے چند فضائل کا اس لئے تذکرہ کردیا ہے کہ مکان ومکین کی فضیلت ایک دوسرے کو مستلزم ہے، اب احادیث کی روشنی میں مدینہ منورہ کے فضائل ملاحظہ فرمائیں۔

مدینہ منورہ کے لئے برکت کی دعاء:

مدینہ منورہ کی سرزمین، اس کے پھل، پیمانے اور مد کے لئے برکت کی دعا فرمائی ہے؛ چناں چہ مسلم شریف کی حدیث ہے: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگ باغ کا سب سے پہلا پھل دیکھتے تو اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لیتے اور یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ ہمارے پھل میں برکت عطا فرما، ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے مد میں برکت فرما، اے اللہ! بے شک ابراہیمؑ تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی اور میں بھی مدینہ کے لئے اس طرح کی دعا کرتا ہوں، جیسا کہ ابراہیمؑ نے مکہ کے لئے دعا کی اور ایک گنا زیادہ۔" (مسلم:۱/۴۴۴، باب فضل المدینۃ، موطا مالک، کتاب جامع الدعۃ، باب فضل المدینۃ:۸۵۳)

آب وہوا کی درستی اور وبائی مرض کیلئے دعا:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے قیام کے زمانہ میں حضرت ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہوگئے، یہ ایک سخت قسم کا بخار تھا جو وبا کی شکل میں اہل مدینہ کو آتا تھا اور جسے آتا تھا کمزور کردیا کرتا تھا، جس سے صحابۂ کرامؓ کے مدینہ منورہ سے بددل ہونے کا بھی اندیشہ تھا، اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی: اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا فرمادیجیے جیسا کہ ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ، مدینہ کی آب وہوا کو درست کردیجیے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردیجیے۔ (جحفہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی جہاں کے باشندے یہودی تھے)۔ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول فرمائی اور بخار کو ان لوگوں کی طرف منتقل کردیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اس کے متعلق ایک خواب بھی نقل کیا گیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک کالی عورت دیکھی جس کے سر کے بال پراگندہ تھے، مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں جاکر اتر گئی تو میں نے اس کی تعبیر لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ کی طرف منتقل کردی گئی (مہیعہ جحفہ کا ہی نام تھا) جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ بخار میں مبتلا ہوگئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا فرما جیسا کہ ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ، اس کی آب وہوا کو درست کردیجیے اور ہمارے لئے برکت پیدا فرما اس کے صاع میں اور اس کے مد میں اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردیجیے۔" (بخاری:۳۵۲، باب بلا عنوان اختصارا، مؤطا مالک:۶۳، باب ماجاء فی وباء المدینۃ مختصر من حدیث طویل)

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے بارے میں مدینہ کے قیام کے زمانہ میں: میں نے ایک کالی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے جو مدینہ سے نکلی اور مُہیعہ میں اتر گئی، میں نے اس کی تعبیر لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ یعنی جحفہ کی طرف منتقل کردی گئی۔" (مختصر صحیح البخاری، باب من کذب فی حلمہ:۴/۲۶۲)

آپ ﷺ کی مدینہ منورہ سے محبت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ بہت عزیز اور محبوب تھا؛ چناں چہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو اپنی اونٹنی تیز کردیتے اور اگر اونٹنی کے علاوہ کوئی دوسری سواری ہوتی تو اس کو تیز کردیتے۔ انہیں سے ایک دوسری حدیث میں منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اُحد پہاڑ کے بارے میں فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جیسا کہ احادیث ذیل میں اس کی تصریح ہے:

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کردیتے اور اگر دوسری سواری پر ہوتے اس کو تیز کردیتے اور یہ سب مدینہ سے محبت کی وجہ سے

تھا۔" (بخاری:۱/۳۵۲،باب بلاعنوان)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احد پہاڑ دکھائی دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔" (موطا مالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فی [illegible] المدینہ:۱۶۳)

فائدہ: اس حدیث میں "ہذا جبل یحبنا ونحبہ" کی شرح میں محدثین کی دو رائیں ہیں:

(۱) یہ حدیث مجاز پر محمول ہے اور پہاڑ کے محبت کرنے کا مطلب ہے کہ اس پہاڑ کے قریب رہنے والے لوگ یعنی اہل مدینہ جو صاحب ایمان وتوحید ہیں، ہم سے محبت کرتے ہیں اور ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔

(۲) یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ جمادات میں بھی علم ودانائی، محبت وعداوت پیدا فرمادیتے ہیں، جیسا کہ وہ ستون جس پر ٹیک لگا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر تیار ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دینے لگے اور ستون پر ٹیک لگا کر خطبہ دینا ترک فرمادیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کے غم میں رونے لگا۔

الغرض! خواہ یہ حدیث ظاہر پر محمول ہو یا مجاز پر دونوں صورتوں میں مدینہ کی حرمت وعظمت کی طرف مشیر ہے، اگر ظاہر پر محمول ہو تو اس لئے کہ اس حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرام کا مدینہ کے پہاڑ احد سے محبت کرنا اور پہاڑ کا آپ اور آپ کے صحابہؓ سے محبت کرنا ثابت ہوتا ہے اور مجاز پر محمول ہو تو اس لئے کہ اس حدیث سے اہل مدینہ کا آپ اور آپ کے صحابہ کرامؓ سے محبت کرنا ثابت ہوتا ہے اور آپ اور آپ کے صحابہؓ کرامؓ کا اہل مدینہ سے، گویا اہل مدینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کرامؓ کے نزدیک محبوب ہیں تو اہل مدینہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور مکین کی فضیلت مکان کی فضیلت کو مستلزم ہوتی ہے، لہٰذا مدینہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

مدینہ منورہ کی حرمت وعظمت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو مکرم ومحترم قرار دیا ہے، حتیٰ کہ بعض احادیث میں اس کے خاردار درختوں کے کاٹنے اور شکار کرنے سے منع کیا ہے، اور بعض احادیث میں فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو حرم نبوی میں شکار کرتا ہوا دیکھے تو اس کا سامان چھین لے؛ چناں چہ اسی حدیث کے پیش نظر ایک صحابی سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک غلام کو حرم نبوی میں شکار کرتے ہوئے دیکھا تو اس کے کپڑے چھین لئے، اس غلام کے مالکان آئے اور کپڑے مانگے تو سعد بن ابی وقاصؓ نے کپڑے نہیں دیئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا: "من اخذ احدا یصید فیہ فلیسلبہ" وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) "حضرت علیؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے، کچھ نہیں لکھا، انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مدینہ محترم ومکرم ہے عیر اور ثور (مدینہ کی دو پہاڑیاں) کے درمیان، سو جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرض اور نفل نماز قبول نہیں ہوگی۔" (بخاری:۱/۲۵۲،۱۵۲، باب حرم المدینہ، ابوداؤد:۱/۲۷۸، باب تحریم المدینہ)

(ب) "حضرت سعدؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میں حرام قرار دیتا ہوں اس علاقے کو جو مدینہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہے، یعنی اس بات کو کہ اس کے خاردار درختوں کو کاٹا جائے یا اس کے شکار کو قتل کیا جائے۔" (مصنف ابن ابی شیبہ، باب مساحۃ حرم المدینہ:۷/۵۹۲)

(ج) "حضرت سلیمان بن ابوعبداللہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑا جو حرم مدینہ میں جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے، شکار کر رہا تھا تو انہوں نے اس کے کپڑے چھین لئے تو اس کے مالکان آئے اور اس کو چھوڑنے کے بارے میں گفتگو کی تو سعدؓ نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم مدینہ کو محترم قرار دیا ہے اور فرمایا کہ جو کسی کو حرم مدینہ میں شکار کرتا ہوا پکڑے تو چاہیے کہ وہ اس کا سامان چھین لے؛ لہٰذا میں تمہیں وہ رزق نہیں لوٹاؤں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عنایت کیا ہے؛ البتہ اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت لوٹادوں۔" (ابوداؤد، باب تحریم المدینہ:۱/۲۷۸)

نوٹ: احادیث مذکورہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم نبوی کو حرام قرار دیا ہے، جس طرح کہ حرم مکی کو حرام قرار دیا ہے؛ لیکن ان احادیث میں حرام سے حرام شرعی مراد نہیں ہے؛ بلکہ حرام بمعنی معظم ومحترم ہے؛ اس لئے فقہائے احناف کے یہاں حرم نبوی کی خاردار گھاس اور اس کے شکار کو قتل کرنا شرعی اعتبار سے حرام نہیں ہے؛ البتہ مکروہ ہے، جب کہ حرم مکی کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے، اس سے حرام شرعی مراد ہے؛ لہٰذا

حرم مکی کی گھاس کو کاٹنا اور اس میں شکار کرنا شرعاً حرام ہوگا؛ لیکن خواہ احادیث مذکورہ میں حرام بمعنی معظم ومحترم ہو یا حرام بمعنی شرعی ہو، دونوں صورتوں میں حرم نبوی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے: ’’علامہ تورپشتیؒ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ’’حرمت المدینۃ‘‘ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد تعظیم ہے نہ کہ وہ دوسرے احکام جو حرم مکی سے متعلق ہیں۔ علامہ طیبی نے کہا ہے کہ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ مدینہ کے شکار اور اس کے درختوں کو کاٹنے میں کوئی ضمان نہیں ہے؛ بلکہ وہ حرام ہے بغیر ضمان کے لازم ہوئے، بعض علماء نے کہا کہ جزاء (بدلہ) واجب ہے حرم مکی کی طرح اور بعض نے کہا کہ حرام نہیں ہے اور یہی ہمارا مذاہب ہے کہ (درختوں کو کاٹنا اور شکار کرنا) حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔‘‘

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مقدس بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا؛ چناں چہ حدیث شریف میں ہے:

’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے ایسی بستی کی طرف (ہجرت کا) حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی اور وہ مدینہ ہے۔‘‘ (بخاری، باب فضل المدینۃ وانہا تنفی الناس: ۱/۲۵۲، مسلم، باب المدینۃ تنفی خبثہا وتسمی طابۃ وطیبۃ: ۱/۴۴۴)

مدینہ منورہ، مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب:

مدینہ منورہ میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک حج اور عمرہ کے برابر ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دراں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی عقیق میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اس مبارک وادی (مدینہ منورہ میں نماز پڑھو، اس میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک حج اور عمرہ کے برابر ہے۔ (بخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقیق: ۲/۵۳۱)

علاوہ ازیں اسی مقدس زمین میں مسجد نبوی واقع ہے، جس میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور بعض روایات میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے، وہ حدیث درج ذیل ہے:

’’میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ہزار نمازوں کے برابر ہے جو اس کے علاوہ دوسری جگہوں میں پڑھی جائیں سوائے مسجد حرام کے۔‘‘ مسلم ۱/۴۴۷، (صحیح ابن خزیمہ ۳/ باب اختیار صلاۃ المرءۃ فی مسجد عبا ۲/۵۱۸)

علامہ شامیؒ نے یہ حدیث افضل المساجد (سب سے افضل مسجد) کی بحث میں ذکر کی ہے؛ چنانچہ کہا ہے کہ سب سے افضل مسجد مسجد حرام ہے، اس کے بعد مسجد نبوی ہے جیسا کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے، اس لئے کہ اس میں مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار نمازوں کے برابر بتایا گیا ہے؛ مگر مسجد حرام مستثنیٰ ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا ثواب اس سے زیادہ ہے۔

روضۂ مبارک کی زیارت کا ثواب:

اس مبارک سرزمین میں روضۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری زیارت کے لئے سفر کیا اور سفر سے اس کا مقصد میری زیارت ہی تھا تو وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا، اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس شخص نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ زندگی میں اس نے میری زیارت کی؛ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

’’خطاب کی اولاد میں سے ایک شخص سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بقصد و ارادہ میری زیارت کی تو وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا۔‘‘ (شعب الایمان، باب فضل الحج والعمرۃ: ۶/۸۴، المعجم الاوسط، باب من اسمہ جعفر: ۳/۱۵۳)

’’حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ میری زندگی میں اس نے میری زیارت کی۔‘‘

(شعب الایمان، باب فضل الحج والعمرۃ: ۶/۸۴)

مدینہ کی پریشانیوں پر صبر کی فضیلت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ جس شخص نے مدینہ کی مشکلوں، اس کی پریشانیوں اور مشقتوں (گرمی، بخار وغیرہ) کو برداشت کیا تو میں اس کے لئے گواہ ہوں گا اور قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا، جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

’’آل خطاب میں سے ایک شخص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینہ میں رہائش اختیار کرے اور اس کی مشقتوں پر صبر کرے تو میں اس کے لئے گواہ ہوں گا اور قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔‘‘ (مسلم شریف، باب الترغیب فی سکن المدینۃ والصبر: ۲/۱۰۴)

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: میری امت کا کوئی فرد مدینہ کی سختی اور پریشانی پر صبر نہیں کرے گا مگر یہ کہ قیامت کے دن میں اس کے لئے سفارشی ہوں گا۔ (مسلم شریف:۱/۴۴۴)

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ مضمون مذکور ہے: جو شخص مدینہ کی پریشانیوں اور اس کی مشقتوں کو برداشت کرے گا، میں قیامت کے دن اس کے لئے سفارشی یا گواہ ہوں گا۔ (نسائی:۴/۹۵۲) یعنی اگر وہ شخص گنہگار ہے تو سفارشی ہوں گا اور اگر گناہوں سے محفوظ ہوگا تو میں گواہ ہوں گا کہ اس نے مدینہ کی مشقتوں کو برداشت کیا، اس کی پریشانیوں کو جھیلا ہے، لہٰذا اس کے اجر وثواب میں اضافہ کیا جائے گا۔

بدکرداروں سے مدینہ منورہ کا تحفظ:

مدینہ کے فضائل ومناقب میں یہ بھی ایک قابل تذکرہ فضیلت ہے کہ مدینہ میں فاسق، فاجر اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے والوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے؛ چنانچہ مدینہ منورہ وقتاً فوقتاً اس طرح کے لوگوں کو باہر پھینکتا رہتا ہے، اس طرح کا ایک واقعہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی رونما ہوا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دیہاتی نے مدینہ میں آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، اتفاق سے اس دیہاتی کو بخار آ گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد! میری بیعت توڑ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا، پھر دوبارہ آیا اور کہا کہ اے محمد! میری بیعت توڑ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا، پھر سہ بارہ آیا اور یہی جملہ دہرایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی مدینہ سے چلا گیا تو اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ کی مثال بھٹی کی طرح ہے کہ جس طرح بھٹی میں لوہار کھا جائے تو میل کچیل دور ہو جاتا ہے اور آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہو جاتا ہے، اسی طرح مدینہ بھی بدکار، بدعقیدہ، فاسق، فاجر، کافر، منافق لوگوں کو وقتاً فوقتاً باہر پھینکتا رہتا ہے اور صالح، متقی، عابد، زاہد اور خدا سے لو لگانے والوں کو پناہ دیتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا، یہاں تک کہ قرب قیامت میں مسیح دجال کا ظہور ہوگا جو دنیا کے چپے چپے کو چھان مارے گا، کوئی ایسی جگہ نہیں ہوگی جہاں اس کے منحوس اور ناپاک قدم نہ پہنچے ہوں گے؛ لیکن یہ ملعون مدینہ کی سرزمین میں قدم نہیں رکھ سکے گا؛ کیوں کہ مدینہ کے ہر راستے پر اللہ کی طرف سے فرشتے مقرر ہوں گے جو حفاظت کے لئے صف بستہ کھڑے ہوں گے؛ اس لئے مدینہ کے قریب سنگلاخ زمین میں اترے گا، اس وقت مدینہ منورہ تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ میں جتنے کفار ومشرکین، فساق وفجار ہوں گے سب کو باہر پھینک دے گا جو سب دجال کے پاس آ کر جمع ہو جائیں گے، جیسا کہ احادیث ذیل سے معلوم ہوتا ہے:

’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قیامت قائم نہیں ہوگی تا آنکہ مدینہ بدکار لوگوں کو دور کردے، جس طرح بھٹی فولاد (لوہے) کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔‘‘ (مسلم:۱/۴۴۴، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیہا)

’’حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس لئے طاعون او ردجال اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔‘‘ (بخاری:۱/۲۵۲، باب لا یدخل الدجال المدینۃ، مسلم:۱/۴۴۴، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال)

’’حضرت انسؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کوئی شہر نہیں ہوگا جہاں دجال کے قدم نہ پہنچے ہوں گے سوائے مکہ اور مدینہ کے؛ اس لئے کہ مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے جو اس کی حفاظت کریں گے تو وہ مدینہ کے قریب سنگلاخ زمین میں اترے گا اور مدینہ اپنے باشندوں کے ساتھ تین مرتبہ لرزے گا تو سب کافر ومنافق نکل کر اس کی طرف چلے جائیں گے۔‘‘ (بخاری:۱/۲۵۲، باب لا یدخل الدجال المدینۃ)

مدینہ منورہ میں انتقال کی فضیلت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کو مدینہ منورہ میں انتقال کرنے کی ترغیب دی ہے؛ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے بس میں ہو کہ وہ مدینہ میں انتقال کرے، اس کو چاہئے کہ مدینہ ہی میں انتقال کرے، اس لئے کہ جو شخص مدینہ میں انتقال کرے تو میں اس کے لئے سفارشی ہوں گا۔

یحییٰ بن سعیدؒ کی حدیث میں ایک واقعہ مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا تھا، اس کی قبر کھودی جارہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک آدمی نے قبر میں جھانک کر دیکھا اور اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے: ’’مومن کی خواب گاہ کیا ہی بری ہے‘‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ تو نے کیا ہی بری بات کہی، اس شخص نے کہا کہ میرا مقصد مدینہ کی برائی کرنا نہیں

ہے؛ بلکہ میرا مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہونا اس سے زیادہ بہتر ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ مدینہ میں انتقال کر جانا اس سے زیادہ بہتر ہے اور ارشاد فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی مقام نہیں ہے جہاں پر مرنا مجھے مدینہ کے مقابلے زیادہ محبوب ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی، جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث کا مضمون ہے:

''حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے بس میں ہو کہ مدینہ میں انتقال کرے تو چاہئے کہ وہ مدینہ ہی میں انتقال کرے؛ اس لئے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں انتقال کرے۔'' (سنن ابن ماجہ، الرزوط، باب فضل المدینۃ: ۴/۲۹۲، موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ت حسین اسد، باب فضل مدینۃ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۳/۸۵۳)

''یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی، اچانک ایک آدمی نے جھانک کر دیکھا تو اس کی زبان سے نکلا: ''مومن کی خواب گاہ کیا ہی بری ہے''، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے بری بات کہی، تو اس نے کہا کہ میرا یہ مقصد نہیں ہے بلکہ میرا مقصد ہے کہ جہاد میں شہید ہونا اس سے بڑھ کر ہے، تو آپ نے فرمایا کہ (مدینہ میں انتقال کر جانا) جہاد فی سبیل اللہ کی طرح نہیں ہے (بلکہ اس سے بڑھ کر ہے)، روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں مرنا مدینہ کے مقابلے مجھے زیادہ محبوب ہو، یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔'' (مؤطا مالک، الاعظمی، باب الشہداء فی سبیل اللہ، ترمذی، شاکر: ۵/۷۱۹، باب فضل المدینۃ)

قرب قیامت مدینہ کی تادیر بقا:

اس مقدس سرزمین کی ایک اہم خصوصیت و فضیلت یہ ہے کہ جب قیامت کا وقوع ہوگا تو مدینہ کی بستی سب سے آخر میں فنا ہوگی، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اسلام کی بستیوں میں سب سے آخر میں فنا ہونے والی بستی مدینہ ہے۔'' (سنن ترمذی، شاکر، باب ما جاء فی فضل المدینۃ: ۵/۲۸۰)

قرب قیامت اہل ایمان کا مدینہ میں اجتماع:

قیامت کے قریب تمام اہل ایمان دنیا کے گوشے گوشے سے سمٹ کر مدینہ آجائیں گے، جیسا کہ بخاری کی یہ حدیث شاہد و عادل ہے:

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اہل) ایمان سمٹ کر اس طرح مدینہ آجائیں گے جس طرح سے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔''

(بخاری، باب الایمان یارزالی المدینۃ: ۱/۲۵۲)

(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم مطابق دسمبر 2015ء)

ختم نبوت کانفرنس محراب پور

مدرسہ کاشف العلوم محراب پور کا قدیمی مدرسہ ہے، جس کی بنیاد ۱۹۸۰ء میں رکھی گئی۔ اس وقت مدرسہ کے مہتمم مولانا عبدالصمد فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد ہیں، جو مجلس کے مقامی یونٹ کے امیر بھی ہیں، آپ کی صدارت میں مسجد قبا میں ختم نبوت کانفرنس ۲۸ رجولائی عشاء کے بعد منعقد ہوئی، جس میں مولانا خالد محمود، مولانا عبدالصمد، مولانا تجمل حسین، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مدرسہ کی تعمیر و ترقی میں مولانا قاری اسلام الدینؒ کا خون پسینہ شامل ہے، جنہوں نے قرب و جوار کے گوٹھوں اور دیہاتوں میں پھر پھرا کر طلبا کو جمع کیا اور محنت کا حق ادا کر دیا۔ کمیٹی کاروباری افراد پر مشتمل تھی، جو آئے روز کوئی نہ کوئی اعتراض اٹھاتے رہتے۔ قاری صاحبؒ نے کمیٹی کے اجلاس میں شرط رکھی کہ کمیٹی مدرسہ کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرے گی۔ کمیٹی نے یہ شرط منظور نہ کی، تو قاری صاحب نے مدرسہ چھوڑنے کا ارادہ کر لیا، جب اس کی اطلاع آپ کے ایک شاگرد اور دوست کو ہوئی تو اس نے ایک ایکڑ زمین قاری صاحب کے نام رجسٹری کرا کر کاغذات پیش کر دیئے تو قاری صاحب خاموشی کے ساتھ اپنی نئی جگہ پر چلے گئے اور مدرسہ کی تعمیر شروع کر دی۔ الحمدللہ! محراب پور شہر میں دو مدارس کام کر رہے ہیں اور دونوں میں سینکڑوں طلبا زیر تعلیم ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عوامی نمائندگی اور سیرتِ طیبہ

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

انتخابات کے موسم پر عام طور پر یہ سوال زیر بحث آ جاتا ہے اور بعض حلقوں کی طرف سے اس پر اظہار خیال کا سلسلہ بھی چلتا ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں عوام کی رائے اور ان کے نمائندوں کے چناؤ کی شرعی حیثیت کیا ہے اور کیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں اس سلسلہ میں کوئی راہنمائی ملتی ہے؟ آج اس حوالہ سے کچھ گزارش کرنے کا ارادہ ہے۔

یہ بات تو معروف و مسلم ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جن معاملات میں وحی نازل نہیں ہوتی تھی ان میں لوگوں سے مشورہ کر کے فیصلے کرتے تھے۔ اس کی بہت سی مثالیں سیرت النبی کے واقعات میں موجود ہیں جن میں سے دو کا ذکر کروں گا۔ ایک یہ کہ جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ اپنے ساتھیوں کے مشورہ کے ساتھ کیا اور دوسرا یہ کہ غزوہ احد میں مدینہ منورہ کے اندر رہ کر دفاعی جنگ لڑنے کی بجائے باہر جا کر کھلے میدان میں لڑنے کا فیصلہ بھی عوامی مشاورت سے کیا گیا اور اس موقع پر یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ مجلس کی عمومی رائے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی رائے سے ہم آہنگ نہیں تھی مگر آپؐ نے اپنی رائے ترک کر کے ساتھیوں کی رائے پر فیصلہ کیا۔

غیر منصوص مسائل میں عمومی مشاورت کا یہ حکم قرآن کریم میں موجود ہے۔ ایک جگہ مسلم سوسائٹی کی یہ خصوصیت بیان کی گئی ہے کہ ”وامرھم شوریٰ بینھم“ (الشوریٰ:۳۸) ان کے معاملات باہمی مشاورت کے ساتھ طے ہوتے ہیں۔ اور دوسرے مقام پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ ”وشاورھم فی الامر“ (آل عمران:۱۵۹) آپ اپنے ساتھیوں کو مشورہ میں شریک کیا کریں۔ جبکہ اس کے ساتھ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایسی کسی مشاورت میں اس بات کا ذکر نہیں ملتا کہ ایسے موقع پر کچھ مخصوص لوگوں کو مشورہ کے لئے الگ کیا گیا ہو بلکہ جو لوگ بھی اس موقع پر موجود تھے وہ اس میں شریک ہوئے ہیں۔ مگر دو مواقع ایسے ہیں کہ جن لوگوں سے مشاورت مقصود ہے یا انہیں اعتماد میں لینا ضروری سمجھا گیا ان کی کثرت کی وجہ سے سب کو شریک کرنا مشکل دکھائی دیا تو اس عمومی مشاورت میں نمائندوں کو ذریعہ بنایا گیا۔

ایک موقع تو ہجرت کا ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار مدینہ کے دونوں قبیلوں بنو اوس اور بنو خزرج سے ہجرت اور اس کے بعد کے معاملات کے تعین کے لئے کم و بیش دو سال تک ان سے مذاکرات کئے جو بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کے عنوان سے تاریخ میں مذکور ہیں۔ جبکہ ان قبائل سے عمومی بات چیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ نقیب مقرر کئے جنہوں نے اپنے قبائل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نمائندوں کی حیثیت سے کام کیا اور ہجرت سے قبل یثرب کے عمومی ماحول کو آپ کی تشریف آوری کے لئے ہموار کیا۔ بلکہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس اور خزرج کے سرداروں سے فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے بارہ نقیب مقرر کئے تھے جن کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اسی طرح میں بھی تم پر بارہ نقیب مقرر کر رہا ہوں۔ چنانچہ ان بارہ نقیبوں نے مسلسل دو سال تک علاقہ میں وہ محنت کی جس کے نتیجے میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آتے ہی ”ریاست مدینہ“ قائم ہوئی اور آپؐ کو اس کا حاکم اعلیٰ تسلیم کر لیا گیا۔

دوسرا واقعہ غزوہ حنین کے بعد کا ہے کہ حنین کی جنگ میں بنو ہوازن کو شکست ہوئی اور ان کے بہت سے افراد اور اموال مسلمان فاتحین کے قبضہ میں آئے جنہیں بطور غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی دن انتظار کیا کہ شاید بنو ہوازن آ کر اسلام قبول کر لیں تو ان کے اموال اور قیدی انہیں واپس کر دیے جائیں۔ مگر بہت دنوں تک انتظار کے بعد بھی جب وہ نہیں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال

اور قیدی دونوں مجاہدین میں تقسیم کر دیئے۔ لیکن جب یہ ہو چکا تو بنو ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور اسلام قبول کرنے کے ساتھ ساتھ یہ فرمائش کی کہ ہمارے اموال اور قیدی ہمیں واپس کر دیے جائیں جس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں بہت دنوں تک تمہارا انتظار کرتا رہا ہوں اور اب وہ سب کچھ تقسیم کر چکا ہوں جس کے بعد واپسی کا اختیار میرے پاس نہیں رہا۔ البتہ اگر تم اموال یا قیدیوں میں سے ایک کا انتخاب کر لو تو میں اس کے لئے لشکر کے لوگوں سے بات کر سکتا ہوں۔ بنو ہوازن کے وفد نے کہا کہ اگر یہ صورتحال ہے تو ہم اموال چھوڑ دیتے ہیں مگر ہمارے افراد جو قیدی ہیں وہ واپس کر دیے جائیں۔ اس پر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کو جمع کیا جس کی تعداد اس وقت بارہ ہزار کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔ آپؐ نے ان کے سامنے مسئلہ رکھا کہ میں نے قیدی واپس کرنے کا وعدہ کر لیا ہے، اس لئے قیدی تو واپس کر دو مگر تمہاری مرضی ہے، ویسے ہی چھوڑ دو یا اس کے عوض قیدی لے کر چھوڑو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگلی کسی جنگ میں جو قیدی بھی آئے ان میں سے پہلے تمہیں ان قیدیوں کے عوض قیدی واپس کروں گا۔ اس پر مجمع میں سے اجتماعی آواز آئی کہ یا رسول اللہ! ہم سب بخوشی یہ قیدی واپس کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اس اجتماعی آواز سے ہمیں یہ معلوم نہیں ہو رہا کہ تم میں سے کون راضی ہے اور کون نہیں اس لئے اپنے اپنے خیموں میں واپس جاؤ ”حتی یرفع الینا عرفاء کم امرکم“ یہاں تک کہ تمہارے نمائندے ہمیں تمہاری رائے سے آگاہ کر دیں۔ چنانچہ اس اجتماعی آواز پر فیصلہ کرنے کی بجائے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کی رائے ان کے نمائندوں کے ذریعے حاصل کی اور پھر قیدیوں کی واپسی کا فیصلہ فرمایا۔

اس حوالہ سے ایک جگہ گفتگو ہوئی تو ایک صاحب نے سوال کیا کہ ہجرت کے موقع پر ”نقباء“ کا تقرر تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مگر ان ”عرفاء“ کا تقرر کون کرے گا؟ میں نے عرض کیا کہ روایت میں تو اس کا ذکر نہیں ہے مگر سادہ سی بات ہے کہ جب کسی نے میری رائے کی نمائندگی کرنی ہے تو اس کا تقرر بھی مجھے ہی کرنا ہوگا۔ اس لئے اجتماعی معاملات میں عوام سے براہ راست رائے لینے یا نمائندوں کے ذریعے انہیں مشاورت میں شریک کرنے کی دونوں صورتیں سیرت طیبہ سے ہمیں ملتی ہیں اور اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں۔

(روزنامہ اسلام لاہور، ۲۶ر جولائی ۲۰۱۸ء)

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

کراچی (محمد جنید اسحاق) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اسٹیل ٹاؤن کے تحت تین روزہ ختم نبوت کورس ختم نبوت کے مبلغ اور ضلع ملیر کے ذمہ دار مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ کی نگرانی میں منعقد ہوا، جبکہ کورس کی سرپرستی جامع مسجد المصطفیٰ کے امام وخطیب نے کی۔

کورس سے قبل اسٹیل ٹاؤن کی تمام مساجد میں دعوت چلائی گئی۔ ۱۳ تا ۱۵ر جولائی بروز جمعہ تا اتوار مغرب تا عشاء تقریباً سوا گھنٹہ سبق ہوا۔ پہلے روز سبق مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے پڑھایا، جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے کذب وافتراء پر مفصل گفتگو کی اور یہ ثابت کیا کہ وہ اپنی جھوٹی باتوں اور نجی زندگی کی خرافات کی بنیاد پر نبی بننا تو کجا ایک اچھا انسان کہلانے کا بھی حق دار نہ تھا۔ انہوں نے امت مسلمہ اور قادیانیوں میں اختلاف کا نقطہ بھی واضح کیا۔

دوسرا سبق بروز ہفتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے پڑھایا، جس میں آپ نے کہا کہ امت مسلمہ کا قادیانیوں سے اختلاف اصولی ہے نہ کہ فروعی اور کہا کہ قادیانیوں اور عام غیر مسلموں میں فرق کفر و زندقہ کا ہے اور آخر میں آپ نے حیات عیسیٰ اور وفات عیسیٰ علیہ السلام پر بھی مختصر مگر مدلل گفتگو کی۔

تیسرا سبق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے پڑھایا، جس میں انہوں نے امام مہدی علیہ الرضوان کی علامات اور ان کی آمد سے متعلق احادیث بیان کیں اور کہا کہ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ مہدویت ومسیحیت میں جھوٹا تھا۔ آخر میں خروج دجال پر بھی گفتگو کی۔

الحمدللہ! تینوں مبلغین حضرات نے اپنے اسباق انتہائی مدلل ومؤثر انداز میں پڑھائے اور تینوں دن حاضرین کی تعداد چالیس سے پچاس کے درمیان رہی۔ کورس کا اختتام مولانا عبدالحی مطمئن کی دعا پر ہوا اور تمام شرکاء نے ختم نبوت کے کام کا پختہ عزم کیا۔

خلیفہ سوم، امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ ایک مدت تک ”کتابتِ وحی“ جیسے جلیل القدر منصب پر بھی فائز رہے

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

خلیفۂ سوم، پیکر جود وسخا سیدنا عثمان غنیؓ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار جنت کی بشارت دی۔ آپؓ کو ”عشرہ مبشرہ“ میں بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں حضرت سیدہ رقیہؓ اور حضرت سیدہ ام کلثومؓ کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کی وجہ سے حضرت عثمان غنیؓ کو ”ذوالنورین“ بھی کہا جاتا ہے۔

آپؓ نے خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ کی دعوت پر اسلام قبول کرتے ہوئے اپنے آپ کو نورِ ایمان سے منور کیا۔ طبقات ابن سعد کے مطابق آپؓ اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھے نمبر پر ہیں جس کی وجہ سے آپؓ السابقون الاوّلون کی فہرست میں بھی شامل ہیں۔ آپؓ حافظ قرآن، جامع القرآن اور ناشر القرآن بھی ہیں۔

اسلام کی خاطر دو مرتبہ ہجرت کرنے کی وجہ سے آپؓ کا لقب ”ذوالہجرتین“ بھی ہے۔

آپ کا نام عثمان اور لقب ذوالنورین ہے، آپؓ کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپؓ کا تعلق قریش کی سب سے بڑی شاخ بنوامیہ سے ہے۔

سیدنا عثمان غنیؓ خوب صورت و باوجاہت اور متوازن قد وقامت کے مالک تھے، گھنی داڑھی اور دراز زلفوں کی وجہ سے سیدنا عثمان غنیؓ جب لباس زیب تن کر کے عمامے سے مزین ہوتے تو انتہائی خوب صورت نظر آتے۔ اعلیٰ سیرت و کردار کے ساتھ اپنی ثروت وسخاوت میں مشہور اور شرم و حیا کی صفت میں بے مثال تھے۔ تجارت کی یہ دولت آپؓ کا شمار صاحب ثروت لوگوں میں ہوتا تھا لیکن آپؓ کی طرز زندگی سادگی سے عبارت تھی۔ رہن سہن، اخلاق و اطوار اور کردار میں آپؓ کا ہر کام سنت نبوی سے ہی آراستہ ومزین ہوتا۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ”بیعتِ رضوان“ کے موقع پر سیدنا عثمان غنیؓ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سفیر بن کر مکہ گئے تھے کہ خبر مشہور ہوگئی کہ سیدنا عثمان غنیؓ شہید کر دیئے گئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو حضرت عثمان غنیؓ کا بدلہ لینے کے لیے میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، اس وقت تقریباً چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت عثمان غنیؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر ”موت کی بیعت“ کی۔ اس موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ حضرت عثمان غنیؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ ”بیعت“ عثمانؓ کی طرف سے ہے اس بیعت کا نام بیعت رضوان اور ”بیعت شجرہ“ ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیعت رضوان کرنے والوں سے اپنی رضا اور خوش نودی کا اعلان فرمایا ہے۔ جنگ تبوک کے موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو اس جنگ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب فرمائی۔ ایک روایت کے مطابق اس موقع پر سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور ایک ہزار اشرفیاں جنگ تبوک کے لیے اللہ کے راستے میں دیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت سے اس قدر خوش تھے کہ آپؐ اپنے دست مبارک سے اشرفیوں کو الٹ پلٹ رہے تھے اور فرماتے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنا ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپؐ کی بغل مبارک ظاہر ہو جائے مگر

عثمان غنیؓ کے لیے جب آپؐ دعا فرماتے تھے تو بغل مبارک ظاہر ہوجاتی تھی۔

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ ایک مدت تک ''کتابتِ وحی'' جیسے جلیل القدر منصب پر بھی فائز رہے۔ اس کے علاوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط وغیرہ بھی لکھا کرتے تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ رات کو بہت تھوڑی دیر کے لیے سوتے تھے اور تقریباً تمام رات نماز و عبادت میں مصروف رہتے۔ آپؓ ''صائم الدہر'' تھے، سوائے ایام ممنوعہ کے کسی دن روزے کا ناغہ نہ ہوتا تھا، جس روز آپؓ شہید ہوئے، اس دن بھی آپؓ روزے سے تھے۔

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرکے تشریف لائے تو آپؐ اور صحابہ کرامؓ کو میٹھے پانی کے لیے بڑی دقت و تکلیف تھی، صرف ایک میٹھے پانی کا کنواں تھا جس کا نام بیر رومہ'' تھا جو ایک یہودی کی ملکیت تھا، وہ یہودی جس قیمت پر چاہتا مہنگے داموں پانی فروخت کرتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس کنویں کو خرید کر اللہ کی راہ میں وقف کردے اس کے لیے جنت کی بشارت وخوش خبری ہے۔ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے اس کنویں کو خرید کر وقف کردیا۔

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے 24ھ میں نظام خلافت کو سنبھالا اور خلیفہ مقرر ہوئے تو شروع میں آپؓ نے 22 لاکھ مربع میل پر حکومت کی۔ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے دورِ خلافت میں مملکت اسلامیہ کی حدود بہت وسیع ہوگئی تھیں۔ انتظامی اور رفاہی شعبوں کا اجراء، ہر علاقے میں سستے انصاف کی عدالتوں کا قیام بھی آپ کا منفرد کارنامہ ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ کا دورِ خلافت بے مثال اصلاحات اور رفاہی مہمات سے عبارت ہے، سادہ طرزِ زندگی، سادہ اطوار، اعلیٰ اخلاق، عام آدمی تک رسائی، ظلم و جور سے نفرت، زیادتی اور تجاوز سے دوری آپؓ کے شاہکار کارناموں میں شامل ہے۔ 18/ ذوالحجہ کو چالیس روز کے بھوکے پیاسے 82 سالہ مظلوم مدینہ خلیفۂ سوم سیدنا عثمان غنیؓ کو جمعۃ المبارک کے روز، قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے روزے کی حالت میں انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کردیا گیا۔ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے 12 سال تک 44 لاکھ مربع میل کے وسیع وعریض خطے پر اسلامی سلطنت قائم کرنے اور نظام خلافت کو چلانے کے بعد جام شہادت نوش کیا۔

☆☆..............☆☆

ماہانہ تحفظ ختم نبوت تربیتی اجتماع

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام ہر اسلامی ماہ کی تیسری جمعرات مغرب تا عشاء دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش میں ماہانہ ''تربیتی اجتماع'' منعقد کیا جاتا ہے۔

۱۹/ ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲/ اگست ۲۰۱۸ء کو ماہ ذوالقعدہ کا ''تربیتی اجتماع'' منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت مشہور قاری مولانا قاری محمد صدیق نے حاصل کی۔ مولانا محمد عثمان شاکر نے ترانہ ختم نبوت پڑھا۔ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے اجتماع کی غرض وغایت پر گفتگو کی۔ کام کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی اور حالیہ پروگرامات ۳ روزہ ''ختم نبوت کورس'' ۲۶ تا ۲۸/ اگست دفتر ختم نبوت پرانی نمائش، بقرعید پر کھالیں جمع کرنے کی خدمت، ۷/ ستمبر کے حوالہ سے بیانات جیسی سرگرمیوں کی کامیابی و تیاری کے لئے بھرپور محنت و شرکت کی ترغیب دی۔

مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے خصوصی خطاب فرمایا، جس میں جماعتی مزاج، اکابر پر اعتماد، اپنے ادارہ کے قواعد وضوابط کی پابندی، اساتذہ کا ادب واحترام اور تحفظ ختم نبوت کی خاطر تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنے پر آمادہ کیا۔

راولپنڈی اور چکوال کی معروف روحانی وسماجی شخصیت حضرت مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی نے اختتامی دعا فرمائی، اجتماع میں جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ، جامعہ اشرف المدارس اور جامعہ صدیقیہ سمیت متعدد مدارس کے طلبا نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کئی ایک مدارس میں کام کی ترتیب بھی قائم کی گئی۔ بعد نماز عشاء تمام شرکاء کے لئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ آئندہ ماہانہ تربیتی اجتماع ۳۰/ اگست ۲۰۱۸ء بروز جمعرات مغرب تا عشاء دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش میں ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

حج ایک سعادت اور عبادت

قسط:۵

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

قیام مکہ اور مدینہ، ضروری ہدایات:

۱:... حاجی صاحبان سے گزارش ہے کہ پورے سفر میں یہ قطعاً نہ بھولیں کہ آپ ایک حاجی ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ چنانچہ اپنا قیمتی وقت زیادہ سے زیادہ عبادت، تلاوت، ذکر واذکار اور خیر کے کاموں میں صرف کریں۔ حج کا سفر ہر اعتبار سے بڑا مبارک سفر ہے۔ اس کی برکتیں اور انوارات اسی وقت نصیب ہوں گے جب اپنا قیمتی وقت عبادات اور دعاؤں کی قبولیت کی فکر میں صرف کریں۔ لایعنی باتوں اور کاموں سے پرہیز کریں گے، موقع بموقع ہر عمل اور مناسکِ حج کو احسن طریقے سے ادا کریں گے۔

۲:... مکہ مکرمہ ہو یا مدینہ منورہ، دونوں مقامات کی حاضری اہل اللہ کے ہاں سب سے قیمتی لمحاتِ زندگی ہیں، اس سے زیادہ قیمتی لمحات زندگی میں کہیں نصیب نہیں ہوتے۔

میرے مرشد ومربی چچا جان شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کے ایک مقتدی اور مرید خاص (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن جناب حافظ جاوید کے سسر) جناب صدیقی صاحب نے مجھے خود اپنا قصہ ذکر کیا کہ میں حضرت شہیدؒ کے ساتھ حج پر گیا ہوا تھا، میں نے سفرِ حج کے دوران اپنے حضرتؒ کی عجیب ادا اور کیفیت دیکھی، کہنے لگے کہ ایک دن بعد نماز عصر حضرتؒ والا مطاف میں تشریف فرما تھے، میری نظر حضرتؒ پر پڑی، میرے دل میں خیال آیا کہ حضرت شہیدؒ سے حرم میں ملاقات کرتا ہوں اور دعا کی بھی درخواست کر دیتا ہوں۔ ایسے موقع پر ملاقات کا شرف حاصل ہو جانا بڑی سعادت مندی بھی ہوگی۔ چنانچہ میں اپنے حضرتؒ کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور اپنے موجود ہونے کی خبر ہو جانے کا تصور بھی کرتا رہا، کافی دیر گزر گئی لیکن حضرتؒ نے کوئی توجہ اور التفات نہ کیا، مجھے دل میں بڑی شرمندگی بھی ہو رہی تھی کہ میں یہاں کیوں بیٹھ گیا، کہیں حضرتؒ ناراض نہ ہو جائیں۔ میں نے اس دوران دیکھا کہ حضرتؒ کبھی بیت اللہ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں اور کبھی نہایت سنجیدگی کے ساتھ نظر نیچے کر کے مراقب ہو جاتے ہیں۔ میں نے ایک اور چیز نوٹ کی کہ اس دوران حضرتؒ کی کیفیت اور چہرے کا رنگ بھی متغیر ہو جاتا تھا، گویا دنیا ومافیہا کی کانوں کان خبر ہی نہیں ہے۔ الغرض کافی دیر کے بعد حضرتؒ کی نظر مجھ پر پڑی، میں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا۔ حضرتؒ نے مجھ سے مصافحہ کرنے کے بعد پوچھا آپ یہاں کب سے بیٹھے ہیں؟ میں نے شکایت کی صورت میں کہا کہ حضرت! کراچی میں تو ہم جب بھی مسجد میں ملاقات کے لئے آتے ہیں آپ فوراً مصافحہ کر کے سینے سے لگا لیتے ہیں، یہاں تو بالکل ہی توجہ نہیں ہے۔ حضرتؒ نے غصے کے انداز میں فرمایا کہ میاں! یہاں تو ایک ہی سے ملاقات کے لئے آتا ہوں۔ دوسروں سے ملاقات کا وقت اور جگہ دوسری ہے، پھر صدیقی صاحب نے مجھے فرمایا کہ مولانا صاحب! مجھے اس وقت بہت شرمندگی ہوئی کہ سفرِ حج کے دوران ہماری کیا کیفیت ہوتی ہے اور ہمارے حضرتؒ پر کیا حال طاری ہوتا ہے کہ ہمارے جیسوں سے ملاقات کرنا بھی گراں گزرتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ ہمیں بھی اپنے دربار کی ایسی مبارک حاضری نصیب فرمائے جس کا ایک ایک لمحہ قیمتی اور بامقصد ہو۔ آمین۔

۳:... مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں جو ہوٹل اور رہائش گاہ ملی ہے اس کی پہچان اچھی طرح کرلی جائے، راستے اور عمارت کی کوئی خاص نشانی اچھی طرح ذہن نشین کرلی جائے، ہوٹل کا کارڈ یا پتہ اپنے پاس ضرور محفوظ رکھیں، ہر وقت ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اگر خواتین بھی ساتھ ہوں تو ان کو کم از کم تین چار مرتبہ اپنے ساتھ حرم میں لے جانا اور ساتھ واپس لے کر آنے کا اہتمام ضرور کریں تا کہ ان کو بھی اچھی طرح حرم اور اپنی رہائش گاہ کا راستہ ذہن نشین ہو جائے۔ یہی طریقہ اپنے ساتھ آئے ہوئے بوڑھے حاجی حضرات کے ساتھ ہو۔

۴:... حرم میں جب جائیں خاص کر بیت

اللہ تشریف میں حاضری کے وقت، حرم کے دروازوں میں سے جو دروازہ زیادہ قریب اور سامنے پڑتا ہو اس کی خوب پہچان کرلیں اور ساتھ رہنے والوں کو بھی کوئی نشانی بتلا کر پہچان کروا دیں۔ حرم میں چونکہ ہجوم زیادہ ہوتا ہے خصوصاً نمازوں کے اوقات میں علیحدہ ہونے سے پہلے وقتِ واپسی اور جمع ہونے کی جگہ کا بھی طے کرلیں تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو، اکثر حاجی حضرات کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ خصوصاً اپنی خواتین کے ساتھ اسی بات پر جھگڑا ہوتا ہے کہ تم نے ہمیں بہت زیادہ انتظار کروایا اور ڈھونڈنے میں ہمیں بہت زیادہ پریشان کردیا ہے۔ اس عاجز نے حرم مکی اور حرم مدنی دونوں جگہ صرف اسی بات پر آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا کہ تم کہاں تھے؟ اتنی دیر انتظار ہمیں کیوں کروایا، کہاں بیٹھے رہے ہمیں پریشان کئے رکھا وغیرہ۔ حتی کہ فحش گالیاں دینے کی نوبت آتے بھی دیکھی ایسی گالیاں نعوذ باللہ من ذالک۔ نیکی برباد اور گناہ لازم کا عین مصداق ہوتا ہے۔

۵:... حرمین شریفین کے اندر جب داخل ہوتے ہیں تو ہر راستہ یاد ہوتا ہے لیکن جب اندر کے حصے کے ہجوم میں داخل ہوجاتے ہیں تو اچھے بھلے کا بھی سر چکرا جاتا ہے۔ اس لئے حرم بیت اللہ میں داخل ہوتے وقت رہنمائی کے لئے لگائے گئے بورڈ وغیرہ کو دیکھ لیا جائے۔ حرم میں داخل ہونے اور حرم سے باہر جانے کا راستہ بورڈ وغیرہ کے ذریعے تیر کے نشان دے کر سمجھایا ہوتا ہے۔ لکھے ہوئے کو غور سے پڑھ کر مطلوبہ جگہ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ عموماً حرم میں کہیں مطاف میں جانے کا راستہ' مطاف سے باہر نکلنے کا راستہ، سعی کی طرف جانے کا راستہ، صفا و مروہ جانے کا راستہ لکھا ہوتا ہے۔

۶:... حرم میں تعمیراتی کام دن رات اور پورا سال کہیں نہ کہیں ضرور ہورہا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے راستے میں رکاوٹ بھی ڈال دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے راستہ مجبوراً بدلنا پڑتا ہے، اس لئے جہاں اور جس طرف سے بھی نماز پڑھنے کا موقع مل جائے حرم میں پڑھ لیں۔ اکثر نمازوں کے اوقات میں موقع مناسبت کے مطابق "شرطے" انتظامیہ کے لوگ راستے بند کردیتے ہیں، ایسی صورت میں ان سے زبردستی نہ کی جائے بلکہ جس طرف وہ مجمع کو بھیج رہے ہوں اسی طرف جگہ تلاش کرلی جائے۔

۷:... یہ بات خوب ذہن نشین ہونی چاہئے کہ حرم کی طرف جانے سے پہلے خوب اہتمام سے اپنی ضروریات، حاجات اور وضو وغیرہ سے فارغ ہوکر حرم میں جائیں۔ اس لئے کہ دوبارہ پیشاب، وضو کرنے کی صورت میں بہت دیر لگے گی اور بہت دور تک جانا پڑے گا۔ مشقت الگ اٹھانی پڑے گی اور وقت کا ضیاع الگ ہوگا۔ وضو خانے اور باتھ روم کا ہر طرف اہتمام ہوتا ہے، لیکن بہت ہجوم ہوتا ہے، اکثر باتھ روم کے سامنے لمبی لمبی قطاریں لگی ہوتی ہیں۔ انتظار کرتے کرتے نماز کے نکل جانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر ہر شخص کو جلدی بھی ہوتی ہے۔ یہ صبر و تحمل کا وقت ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر کسی کی دل آزاری نہیں کرنی چاہئے، ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہئے۔

۸:... سفرِ حج کے دوران کئی چھوٹے موٹے اسفار بھی کرنے پڑ جاتے ہیں، جیسے مکہ سے مدینہ منورہ کا سفر، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کا سفر، ایسے ہی زیارتوں کا سفر، اپنے اسفار کے ہر مرحلے میں سامان کم سے کم ساتھ ہونا چاہئے، جو سامان اپنے ساتھ لے جانا ضروری ہو اس کو خوب اچھی طرح باندھ کر اس پر اپنی نشانی وغیرہ بھی لگالینا چاہئے، اگر ہوسکے تو اس پر اپنا نام یا فون نمبر ضرور لکھیں تاکہ سامان کی صحیح شناخت ہوسکے، اپنا قیمتی سامان جیسے ضروری کاغذات اور نقدی وغیرہ اپنے ساتھ ہی رکھیں، عام سامان میں ہرگز نہ رکھیں، ایسا نہ ہو کہ گم ہونے کی صورت میں پریشانی اٹھانی پڑے۔

۹:... بسوں پر سامان رکھواتے اور اترواتے وقت اپنے سامان کی خود پوری نگرانی رکھیں تاکہ سامان چھوٹنے نہ پائے، بعض دفعہ جلد بازی میں چھوٹا موٹا سامان پیچھے رہ جاتا ہے۔

۱۰:... نمازوں کے اوقات میں یا دوسرے امور کی خاطر کمرہ سے جاتے وقت اپنے سامان اپنی جگہ پر درست کرکے رکھ کر جائیں اور جاتے وقت بجلی، کمرہ کا ایئر کنڈیشن یا پنکھا وغیرہ بند کرکے جائیں، کمرہ کھلا ہوا نہ چھوڑ کر جائیں، اچھی طرح بند کرکے جائیں۔

۱۱:... مدینہ منورہ کی طرف روانگی کے وقت یا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانگی کا وقت معلم کی طرف سے بتلادیا جاتا ہے، مقررہ وقت سے قبل اپنی بالکل تیاری کرلینی چاہئے تاکہ آپ کی وجہ سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔

۱۲:... خدانخواستہ اگر سامان میں سے کوئی چیز گم ہوجائے تو حج آفس میں اپنی شکایت درج کروادیں۔ حج قونصلیٹ نے حجاج کرام کے کھوئے ہوئے سامان کو رکھنے کے لئے کمرہ

امانت کے نام سے ایک کمرہ خاص کر رکھا ہے۔

۱۳:... سفر حج کے دوران اپنے ساتھ کے یا اردگرد کے لوگوں کا خوب خیال رکھنا چاہئے، خصوصاً کمزور، بوڑھے، خواتین اور چھوٹے بچے وغیرہ۔ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہوئے ثواب کے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

۱۴:... مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قیام کے دوران اپنے وقت کو عبادات، ذکر واذکار کے ساتھ خوب قیمتی بنانا چاہئے۔ جب تھک جائیں تو آرام کے لئے بھی وقت نکالنا چاہئے، اس لئے کہ جب حج کے مناسک شروع ہوجائیں گے تو دن رات سفر میں اور مصروفیت میں گزریں گے۔ لہٰذا حج کے مناسک شروع ہونے سے قبل ہی اپنے آپ کو تھکانا نہیں لینا چاہئے۔

۱۵:... مکہ مکرمہ میں حج کے ایام شروع ہونے سے قبل جتنے چاہیں زیادہ سے زیادہ طواف کرلیں یا مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر عمرے کرلیں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

۱۶:... سفر حج کے دوران بہت سے لوگ اپنے آپ کو فارغ سمجھتے ہوئے دنیا کی باتیں اور بحث ومباحثہ شروع کردیتے ہیں۔ بلاوجہ مختلف موضوعات پر، خصوصاً سیاست، ملکی حالات اور سعودی انتظامیہ کے معاملات کے بارے میں فضول قیاس آرائیں اور تبصرے کرکے وقت گزاری کرتے ہیں۔ اس سے حج کے مناسک کی تاثیر ختم ہوجاتی ہے۔ اس لئے کہ چغلخوری اور عیب کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کی تذلیل وتحقیر کی جاتی ہے، سوائے وقت کے ضیاع کے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

۱۷:... بہت سے لوگ سعودی حکومت اور سعودی باشندوں کے بارے میں بلاوجہ اور غیر ضروری بحث ومباحثہ کرتے رہتے ہیں حتی کہ بعض اوقات وہاں کے باشندوں کو برا بھلا بھی کہنا شروع کردیتے ہیں جو کہ سخت گناہ اور محرومی کا ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ اس قبیح عمل سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے۔

یہ چند ضروری باتیں عرض کردی ہیں، آئندہ کسی موقع پر ان شاء اللہ! عمرہ وحج کے اعمال اور مناسک پر گفتگو کریں گے۔ ☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں چرم قربانی جمع کرانے کے لئے رابطہ نمبر

پرانی نمائش	جامع مسجد باب الرحمت	0321-2277304, 0333-3060501	نارتھ کراچی		0333-3606177, 0333-3534697
ریاض مسجد	دہلی مرکنٹائل سوسائٹی	0333-2403694, 0300-8240567	عائشہ مسجد، بلدیہ ٹاؤن		0332-2454681
روہیل کھنڈ سوسائٹی		0333-2157085, 0323-2001736	میٹروول		0333-2493677
عالمگیر مسجد	عالمگیر سوسائٹی	0321-2627017	اورنگی ٹاؤن		0334-3947670
الکبریا مسجد	دھوراجی کالونی	0321-2627016	اتحاد ٹاؤن		0333-3580811
مدنی مسجد	بلوچ کالونی	0300-3716592, 0321-2231059	ماڑی پور		0300-9223988
دادا بھائی ٹاؤن		0333-3065970	انعم ہومز ملیر/شاہ فیصل کالونی		0333-2245852
جامع مسجد عائشہ	منظور کالونی	0333-8164488	قائدآباد، قذافی ٹاؤن		0321-3796371
جامع مسجد پی آئی بی	پی آئی بی کالونی		بھینس کالونی		0300-2040411
جامع مسجد عائشہ باوانی	بذر د لائن	0300-2215163	مسجد اقصیٰ، شاہ لطیف ٹاؤن		0333-3619246
پاکستان چوک		0300-2276606	توحید مسجد، گلشن حدید		0343-2412943,0333-2300856
چھوٹی مسجد	دہلی کالونی	0300-2974520, 0300-2605807	المصطفیٰ مسجد، اسٹیل ٹاؤن		0333-2578711,0335-3022382
فلاح مسجد	فیڈرل بی ایریا	0300-2700626, 0300-2242764	شمیم مسجد، بھٹائی کالونی کورنگی		0332-3367144

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

◆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکابر علمائے امت کی قیادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دینے والی بین الاقوامی جماعت اور تردید قادیانیت کے محاذ پر تمام مذہبی ودینی جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے ◆ جماعت کی کوششوں اور قربانیوں کی بدولت الحمدللہ! قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا، قادیانیت کا فتنہ روبہ زوال ہوا ◆ ملک بھر کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مجلس کے زیر اہتمام ۳۰ مراکز ومساجد، ۴۰ مبلغین جبکہ ۱۲ سے زائد دینی مدارس ومکتب خدمات سرانجام دے رہے ہیں ◆ مجلس کے شعبہ تصنیف وتالیف سے ردِ قادیانیت کے موضوع پر اکابرین امت کی بیسیوں ضخیم اور معرکۃ الآراء کتب طبع ہو چکی ہیں ◆ عربی، اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں مفت لٹریچر کی تقسیم ◆ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا محاسبہ ◆ اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت کا تعاقب ◆ مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر میں دار المبلغین اور سالانہ ردِ قادیانیت کورس ◆ پورے ملک میں ختم نبوت کانفرنسز، سیمینارز، کوئز پروگرام، تربیتی کورسز کے ذریعہ قادیانی دجل کا محاسبہ ◆ مفت ختم نبوت خط وکتابت کورس ◆ انٹرنیٹ، سی ڈیز اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ابلاغ ختم نبوت اور تردید مرزائیت۔

اس کام میں مخیّر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: 061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

فون: 021-32780337, 021-32780340

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

اپیل کنندگان:

حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ
خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ